

نسک کے ست سائنس عجایب

جس میں

علم سرود ہے کے ذریعے سائنس (سروں) کی رفتار کے مطابق ہر

امراض کا علاج بتلایا گیا ہے اور مستقبل پر احکام لگائے گئے ہیں

مؤلف

مصور ورد مولوی عبد الباری آئی

باہتمام کیسریاس سٹیٹہ پرنٹنگ

نوکشہ لکھنؤ پرنٹنگ پریس پبلشرز

شریعت اسلام کے نقطہ نظر سے ہر ایسے ایسے علم پر جس میں غیب دانی کا
 شائبہ بھی پایا جاتا ہے ایک مسلم کا یہ عقیدہ رکھنا کہ الغیب عند اللہ نہ صرف ضروری
 بلکہ فرض ہے جتنا پھر اس حیثیت سے میں بھی یہی کہتا ہوں کہ وَعِنْدَنَا مَقَالِدُ
 الْغَيْبِ لَا يَفْلَحُهَا إِلَّا هُوَ اور ہمیں کسی شیخ شریعت محمدی کو چون و چرا
 کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر ہمیں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ انسان
 لطائفِ سرمدی میں سے ایک لطیفہ ہے۔ برتر سے برتر اور بہتر سے بہتر صفات
 اس میں موجود ہے۔ ملکوتیت تک کے مدارج کے طے کرنے کا اسکول بنایا گیا ہے
 اسی بنا پر حکماء قدیم نے انسان کو عالم کبیر سے مشابہ کر کے بتایا ہے کہ وہ سب
 عجائب و غرائب جو عالم کبیر میں پائے جاتے ہیں انسان بذاتِ خود ان سب
 کا مجموعہ ہے۔ اس نسخہ جامعہ میں وہ سب چیزیں پائی جاتی ہیں جو عالمِ طلوی
 میں ہیں۔ مثلاً عالم کبیر کو تین تقسام پر تقسیم کیا ہے۔ اول عالم عناصر جس سے
 عالم سفلی مراد لیتے ہیں دوسرے عالم افلاک یہی عالمی ہے تیسرے وہ عالم جو
 عالم افلاک سے علاحدہ ہے جس سے مجرات و حقول و غیرہ مراد ہیں۔ اسی صورت
 سے انسان کو دیکھئے اس میں بھی بجائے تین عالموں کے یہ تین چیزیں
 موجود ہیں۔ سر، قلب، عمدہ۔ عمدہ میں غذا مضغ ہو کر
 اس غذا ہی کے پاس غیب کی گنجائش ہے ان کو کوئی نہیں جانتا اس کو علم ہے۔

فہرست مضامین

۲	سال کی اچھائی برائی کا	مقدمہ
۱۱	حال معلوم کرنا	علم انفاس کی عدم اشاعت
۴۴	جو ابیات مولو و بدریہ مانس	سر اشتر
۱۵	غالب منلوب کے متعلق	آغاز مقاصد
۴۶	جو ابیات	علامات
۳۰	بھاگے ہوئے کے حقیقی	قاعدہ بحساب ساعات
۵۰	جو ابیات	عناصر کے رنگوں کی
۵۲	اسرارِ ولی کے جو ابیات	پہچان
۵۳	شفا و عدم شفا کا علم	سانسوں کے بدسنے کا
۵۸	سانس کے ذریعہ سے	طریقہ
۵۸	عمل حسب	تندرستی اور بیماری کے
۲۵	جو گئیوں کے بعض اعمال	متعلق احکام
۸۳	شگون	سانس کے ذریعہ ازالہ مرض

علم الاقناس

۳

کیا پیش ہوتی ہے اور تمام اعضا حسب استدعا اس سے غذا حاصل کرتے ہیں
 بالکل یہی صورت عالم کبیر کی ہے اس سے کون و نسا اور ذیادتی و نقصان
 عالم خناصر میں پیدا ہوتا ہے۔ اسی صورت سے قلب مبداء حیات ہے تمام
 بدن کے واسطے عالم کبیر میں اس کا مقابل آفتاب ہے جس سے حیوان
 اور ہڈیاں سکون فائدہ پہنچتا ہے اور انکی حیات کا دار و مدار اسی پر ہے۔
 عالم علوی میں ارواح ہیں، اسی کے مقابل انسان میں سحر ہے جو مبداء
 اور کائنات و حماس اور دیر بدن ہے۔ عالم کبیر میں رات سترے ہیں جسے ہمت
 احکام اور افعال و اہلہ ہیں۔ اسی طرح انسان میں سات اعضا کے رقبے ہیں۔
 و مخرج اول، کبد، ریح، امرار، طحال، آندہ ساسل، یہ سب ایک ایک تارہ کی
 طرف منسوب ہیں آسمان میں ایک حرکت و منصف ہے جو ہمیشہ رہتی ہے۔ اس طرح
 انسان میں ریح، قمر، آفتاب و غمیرہ ہیں۔ جیسے کہ عالم میں زلزلہ ہے اسی صورت
 سے انسان میں تشعیر، ریح و غمیرہ ہیں۔ جس صورت سے عالم میں نیچہ برتا ہے
 اسی صورت سے انسان میں آواز اور اسماں کی صفات موجود ہیں۔ جس طرح
 عالم فلکی میں قلت بارش و بیست ہے اسی صورت سے انسان میں دن
 اور رات بلین وغیرہ ہے۔ اس طرف اگر رطوبات کا زور ہوتا ہے تو اس طرف
 بھی اشتقاقا مرض ہوتا ہے۔ اسی طرح تمام صفات عالم بالا اسکے اندر وجود
 ہیں جسکی تفصیل حکمائے کی ہے۔ اسی صورت میں وہ چیزیں جو قدرت انہی
 کے کہیں سے نکالیں اور میں ہیں۔ ۱۔ مراد شریعہ کی جگہ۔ ۲۔ جگر۔ ۳۔ پھیپھڑیاں۔ ۴۔ پتہ۔
 ۵۔ قلب۔ ۶۔ دماغ۔ ۷۔ جگر۔ ۸۔ دماغ۔ ۹۔ پھیپھڑیاں۔ ۱۰۔ جگر۔ ۱۱۔ پتہ۔ ۱۲۔ جگر۔ ۱۳۔ پھیپھڑیاں۔ ۱۴۔ پتہ۔

علم الاقناس

۲

نے اسکو تقویض کی ہیں۔ وہ طاقتیں جو اسکو کام میں لانے کے لئے دی گئی ہیں
 اگر کام میں لائی جائیں اور ان سے وہی نتائج پیدا ہو جائیں جو عالم علوی کی
 بعض چیزوں سے ہوتے ہیں تو غالباً عمل تعجب نہیں ہے۔ نہ اسکو عوامی
 غیب کہا جا سکتا ہے نہ علم غیب۔ تجربات پر غیب کا اطلاق ہی عجیب ہے انسان
 اگر ان طاقتوں سے جو اس کو دی گئی ہیں کام لے تو یقینی وہ اس کا بھانجرا ہے
 سحر نیزم جسکی بنا صرف خیال اور نظر پر ہے غیب نہیں ہے۔ اگر جبہ ہمت
 سنی ایسی باتیں جو ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں ہکو اس کے ذریعہ سے
 معلوم ہو جاتی ہیں۔ ہینا نیزم جو صرف خیال پر مبنی ہے اگر چہ ہکو ہمت سے
 اسرار نہائی سے آگاہ کرتا ہے۔ غیب نہیں۔ بہر صورت غیب وانی کی کجش
 سے قطع نظر کے بعد جو سوال ہمارے لئے باقی رہ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ علم شمس
 جسکے معنی سانس کے ہیں کیونکر ہکو ہمت سے اسرار پوشیدہ سے آگاہ کر دیتا
 ہے۔ اور کیونکر اس کو صحیح مانا جا سکتا ہے بظاہر نہایت ہی ہم سوال ہے مگر
 اسکے متعدد جوابات ہیں۔

(۱) یہ کہ تدبیر حکمائے ہند کے متعدد تجربوں کے بعد اب یہ اس قدر مستند
 اور مضبوط ہو چکا ہے کہ اب اسکے لئے استدلال کی چنداں ضرورت نہیں ہے
 سلمات کے لئے دلائل و براہین سے کام لینا نہ صرف وقت کا حجاج کرنا
 بلکہ حماقت و نادانی کی حد تک پہنچتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ آگ جلادی ہے
 پانی بہا دیتا ہے۔ متعدد تجربوں اور بیم آزمائشوں نے اس بات کو ثابت کر دیا

۱۔ جو بائیں بان کی گئی ہیں۔ ۲۔ برائے صحیح دلیل و دلیل۔

ہے۔ مگر آج کوئی اسکی دلیل طلب کرے تو یقیناً وہ دیوانہ ہے البتہ یہ لمبگی سچائی ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اسکے لئے یہی جواب کافی ہے کہ عالم اجسام میں ایسا نہیں بلکہ لاکھوں ایسی چیزیں ہیں جن کے خواص و فوائد مسلم میں گم کوئی کپڑے سے بڑا ہی فہم بھی یہ نہیں بتا سکتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے ہر ایک کو کس تسلیم غم کرنا پڑتا ہے اور کچھ کہتے ٹھنٹے نہیں بن پڑتا۔ بہت سی چیزوں میں تو پہلے ہی سے کلا آڈیٹری کی صدا سے بچا رہی گئی مگر کئی پرتی ہے اور بہت سی چیزوں میں وہ چاروں لائن قائم کرنے کے بعد مجبوراً لاعلمی کی طرف پھرنے پڑتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ زہر بار ڈالتا ہے مگر جب پوچھا جاتا ہے کہ کیوں ایسا ہوتا ہے تو اول میں وہ چار جواب دے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض زہروں کے اجزاء ایسے ہیں کہ وہ اپنی برودت کی وجہ سے حرارت غریزی کو فنا کرتے ہیں۔ مگر جب پوچھا جاتا ہے کہ آخر برودت کا یہ عمل کیوں ہے تو خاموشی کے سوا جواب نہیں سب سے آخری جواب لاعلمی کا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کا علم ہمیشہ نامکمل رہتا ہے اور وہ طلب علم میں جوش آگے بڑھنے کا ضرورت مند ٹھہرتا ہے۔

بہت سی دوائیں ایسی ہیں جو کسی مرض کے لئے مفید ہیں۔ حالانکہ ان میں ظاہر کوئی جز ایسا نہیں ہے جس کے متعلق کہا جاسکے کہ وہ اس مرض کے لئے مفید ہے۔ مگر ان کا فائدہ معائنہ و مشاہدہ سے اتنا مسلم ہو چکا ہے کہ اب چونکہ ہر گئی نہ گنجائش ہے اور نہ تحقیق کی ضرورت ہے اسی لئے

سے جن نہیں جانتا۔

<https://www.facebook.com/AlHamDwakhana>

علم انفس
ان کو باقائہ قرار دیا گیا ہے اور خاموشی اختیار کر لی گئی ہے۔ نہ صرف وائیں بلکہ ہزاروں چیزیں ایسی ہیں جن پر کسی سبب کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا اور اس میں خلاف متعلق خواص موجود ہیں۔ مشاہدہ اور معائنہ ان کے لئے دلیل کافی ہے۔ بالکل جی حالت علم انفس کی ہے۔

(۳) انسان کو جن عناصر چھارہ گانہ یا پنجگانہ سے مرکب بتایا جاتا ہے انھیں عناصر سے سانس کو بھی متعلق ہونا چاہئے۔ چنانچہ تجربہ کاروں نے اسکو ہر عنصر سے متعلق کیا ہے۔ ہر عنصر ایک ستارہ سے متعلق ہے۔ لہذا نتیجہ نکلا کہ سانس ستاروں سے متعلق ہے۔ ہر ستارہ ایک نعل رکھتا ہے۔ اسی لئے سانس سے ہی افعال و خواص ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس صورت میں مطلق تعجب کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

(۴) حیات انسانی کا دار و مدار سانس پر ہے۔ روانی نفس کا نام زندگی اور اس کے بند ہونے کا نام موت ہے۔ پھر کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ چیز جس پر انحصار زلیست و مرگ ہے وہ بجائے خود ایک عجیب و غریب شے کیوں نہ ہو۔ یہ اور بات ہے کہ ہماری ہی ناقص و نامکمل عقل اس گتھی کو نہ سلھا سکے کہ اس میں کیا کیا خواص موجود ہیں۔ مگر جہاں تک تجربات نے راہ بتائی ہے وہاں تک نہ جانا، کفران نعمت سے کم نہیں۔

(۴) دنیا کب پیدا ہوئی کیونکر پیدا ہوئی اسکو وہی حضرات بیان کریں گے جو تاریخی نقطہ نظر سے سستی عالم پر نگاہ دوڑائیں گے۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ دنیا جب پیدا ہوئی اس میں حرکت تھی کیونکہ اصل اصول

علم الانفاس
 تمام اختیار اور ہی کا حرکت پر انحصار ہے۔ بغیر حرکت کے نہ کوئی شے ظاہر ہوتی ہے نہ کسی شے سے کوئی شے وجود میں آتی ہے۔ سانس بھی ایک حرکت ہے جو حالات ہستی میں ایک تغیر پیدا کرتا ہے۔ سانس کی حرکت ایک طرح نہیں اس میں تعدد و تلون ہے۔ پھر کیا سبب ہے کہ واقعات زندگی میں تغیر پیدا نہ ہو۔ دریا کا توج کبھی ٹہرے جہازوں کو ڈبو دیتا اور کبھی کنارے پر سچی سیلیوں کے ڈھیر لگا کر موتی ڈھونڈھنے والوں کے واسن اُسید کو بھر دیتا ہے۔ کبھی ایک ڈوبی ہوئی چیز کو سطح آب پر لے آتا ہے اور کبھی سطح آب پر ترنے والی چیز کو تہ میں لیجاتا ہے۔ ہوا کے تند جھونکے کبھی کبھی مضبوط عمارتوں کو گرادیتے ہیں اور کبھی وہی بند کیوں کو کھلا دیتے ہیں۔ کہیں کشتیوں کو کنارے لگاتے ہیں اور کہیں گردابی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ پھر وہ توج انفاس جس سے ہماری کشتی زندگی کا فی ہستی چلی جاتی ہے۔ اگر مظہر عجائب اور مظہر غرائب ہوتا اس میں تعجب کا مقام کیا ہے۔ اور ہے تو کیوں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ یہ علم ایک خاص تہ میں محدود رہا۔ مگر اسکا محدود جونا اسکی بنائے غفلت کو منہدم کرنے والا کیوں جو مختصر مجموعہ پیش کیا جاتا ہے اس میں مختلف اقوال ملیں گی۔ مگر کسی شے میں اختلاف اُس کو ضعیف نہیں کرتا۔ (۱) بہت سی ہنریں ایسی ہیں جن کی راہیں مختلف ہیں۔ چینیہ واسے جلد بایدر منزل کو پہنچتے ہیں مگر پہنچتے ہیں۔ (۲) ایک ہی ہوا کے مختلف تجربے ہوتے ہیں۔ کسی کو کسی صورت میں فائدہ پہنچتا ہے کسی کو کسی صورت سے مگر فائدہ ضرور پہنچتا ہے۔ ترکیبیں مختلف

علم الانفاس
 ہوتی ہیں۔ مگر وہ ایک ہی ہوتی ہے۔

علم انفس مخصوص طریقہ سے فرقہ بنو میں رہا ہے۔ وہ بھی جو گیوں اور گیانیوں میں۔ وہاں اسکے آخری مراتب اور درجات سے کام لیا جاتا رہا ہے ابتدائی مراحل جو دنیا داروں کے کام آسکتے ہیں بالکل چھوڑ دیے گئے۔ مگر ہم نے مراتب چیلے وہ آسان طریقے جو سب کے کارآمد ہو سکتے ہیں بیان کئے ہیں۔ بعدہ چند وہ قواعد جو لوگ کے متعلق میں لکھے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں جنہیں تارک الدنیا اور دنیا دار سب کر سکتے ہیں۔ البتہ احتیاط شرط ہے۔ چونکہ جوگ کی تیسرے معتقد ہیں اور ہم کو اُسکے تعدد وغیرہ سے کوئی کام نہ تھا، مقصد اصلی ہی پیش نظر تھا۔ اسلئے جوگ کے متعلق مختلف عملیات کو ایک جگہ کر دیا ہے۔ اس کی جانی سے اصل عمل کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا نہ اسکے یہ نسخی ہو سکتے ہیں کہ اسکو اسکی جگہ سے علحدہ کر دیا گیا۔ حبقدر اعمال لکھے ہیں ان کے مختلف نام ہیں۔ مگر ہم نے ان کو فضول سمجھ کر حذف کر دیا اور صرف طریقہ عمل پر انحصار کیا ہے بہت سے عملیات ایسے ہیں جو خود ہمارے تجربہ میں آئے ہیں اور ان میں ہم نے کوئی فرق نہیں پایا انکو نہایت صاف الفاظ میں اسی طریقہ سے درج کر دیا ہے۔

اگرچہ اس علم خاص کی کتابیں نہایت دشواری سے ملتی ہیں مگر پھر بھی نہایت کوشش کے ساتھ مندرجہ ذیل فراہم ہو سکی ہیں اور ان سب سے اس مختصر مجموعہ میں مدد ملی گئی ہے۔

۹ علم الانفاس
 رسالہ رسالہ [۱] یہ مختلف وہیوں کا ترجمہ ہے جسے داراشکوہ نے مستزود
 نہایت زبردست علمائے سنسکرت سے دروسے کرنا شروع کیے۔ میں بتاؤں
 میں لکھا تھا ہمارے پاس یہ نسخہ قلمی تھا۔ ممکن ہے کہ کسی دوسری جگہ
 چھپا ہو مگر ہمارے خیال اور تحقیق کی بوجوب یہ ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔
 رسالہ دم قدم [۲] ایک چھوٹا سا مختصر رسالہ علم نفس کے بیان میں ہے۔
 جس میں نہ مصنف کا نام ہے نہ سند تحریر ہے۔ نہایت قدیم ہے۔
 فارسی زبان میں لکھا ہے قلمی اور یقینی غیر مطبوعہ ہے۔

مخلص داراشکوہی [۳] یہ بھی فارسی کا ایک قلمی رسالہ ہے۔ اول میں
 علم سرشاستر کے متعلق چند صفحات ہیں آخر میں شگون کے متعلق مکمل
 لکھ دیوی سے انتخاب یا نقل کر کے کچھ اوراق لکھے ہیں یہ رسالہ
 باہتمام ہے۔

کتاب شنی و درشن [۴] اس کتاب کا کوئی نام نہیں لکھا صرف ایک
 جگہ بطریق تذکرہ مصنف کا نام لکھا ہے سند تحریر کا کوئی پتہ نہیں جتنا مگر
 بظاہر نہایت قدیم معلوم ہوتا ہے بہت سے احکام علم نفس کے متعلق اور
 بہت سے اعمال جوگ اس میں مندرج ہیں۔ قلمی زبان فارسی ہے۔
 مرآة العیال شیر خاں افغان [۵] دراصل یہ ایک تذکرہ شرعے فارسی
 ہے، جو آج سے سو برس پہلے کلکتہ میں طبع ہوا تھا مگر مصنف نے
 اس میں متعدد اور متفرق علوم و فنون کا جا بجا تذکرہ کیا ہے، انہیں میں
 علم نفس بھی ہے۔ جبکہ ایک مختصر جامع تذکرہ اس میں موجود ہے۔

آئین الکبریٰ [۶] ابوالفضل وزیر شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کی مشہور
 و معروف تصنیف ہے اس میں اہل ہند کے علوم کا جہاں ذکر کیا ہے
 وہیں سرشاستر کے نام سے بھی ایک عنوان قائم کر کے ایک محل اور
 جامع بیان اس علم کا دریا گیا ہے۔ مطبوعہ ہے۔

گیان سرودھرا [۷] ہندی کی ایک چھوٹی سی کتاب ہے جو بھاشا
 زبان میں اسی علم کے متعلق لکھی گئی ہے۔ میں نے اس کا اول سے
 آخر تک سنا اور بعض باتیں اس میں سے بھی اخذ کیں۔ بعض جگہ میرے
 لکھے ہوئے اور اس کے مصنف کے بیان میں فرق تھا۔ مگر تفصیلات
 مندرجہ بالا کو اس سے زیادہ مستند سمجھا گیا اور لکھے ہوئے مسائل
 کے برتنے کی جرات نہیں ہوئی۔

بھگتی ساگر [۸] یہ ایک بھاشہ کی مشہور کتاب ہے بعض الفاظ کی
 تحقیق اور بعض مطالب کے حل کے لئے اسکو بھی دکھا یا گیا۔

اسن [۹] آسنوں کے متعلق ہے۔ چونکہ ہماری کتاب میں بھی
 بہت سی باتیں آسن کے متعلق ہیں لہذا بعض جگہ اس سے مدد لی گئی
 ہے۔ اس کوشش پر بھی ہم اپنی تحقیق پر رومذ شاستر کا انحصار نہیں
 کرتے لیکن ہے کہ اور بہت سے اسرار ہوں۔

عبدالباری آسی

<https://www.facebook.com/AlHamDwakhana>

علم انقباس کی عدم اشاعت

ہمت سے ایسے علوم و فنون جو آج تاریکی کے پردہ میں ہیں یا جن کو لوگ جانتے ہیں تو صرف برائے نام جانتے ہیں۔ کسی زمانہ میں اپنے موجدوں کیلئے باعث صد فخر و ناز رہ چکے ہیں اور انکی اس قدر حفاظت کی گئی ہے کہ نامحرموں کو انکی ہوا تک نہیں گھنٹے دی۔ اس لئے متاخرین نے انکو اسرارِ مکتومہ میں شمار کیا۔ اور اس کتمان و خفا کا یہاں تک اثر پھیلا کہ وہ ممدوم کی سرحد تک پہنچ گئے۔ یہ حالت اور یہ صورت ہر قوم اور ہر ملک میں عام رہی ہے۔ مگر خصوصیت سے اہل ہند کے یہاں اس نخل سے بہت ہی بڑے فتنے مترتب ہوئے۔ سینکڑوں فنون اور مہیبوں علوم پوشیدہ ہوتے ہوتے فنا ہو گئے۔ اور حفا نہیں ہوئے وہ سرحد..... فنا سے بہت قریب ہیں۔ چنانچہ اسوقت جو چار موضوع ہے اور جسکی طرف ہم متوجہ ہوتے ہیں وہ بھی ایک ایسا ہی ہے۔

مشرقات

یہ نہایت ہی عجیب و غریب علم ہے۔ اسکی بنا صرف سانس پر ہے یعنی نتھنوں کے ذریعہ سے انسان جو سانس لیتا ہے۔ اس سے نجوم کی طرح احکام لگائے جاتے ہیں اور حالات آئندہ کالان سے پتہ چلتا ہے۔ لہ چھپے ہوئے بھید۔ لہ چھپا اچھپنا۔

یہ ظاہر ہے کہ موجود و مخترع نے اس علم کی بنائے اول صرف تجربات پر رکھی ہوگی۔ مگر یہ پتہ لگانا کہ اول اول..... کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا نہیں تو شواہد ضرور ہے۔ پھر بھی تماشہ کوشش صرف کرنے کے بعد جہاں تک سوانح لگایا گیا ہے یہی ہے کہ یہ علم قدیم باشندگان ہند کی ایجاد ہے۔ ہندوستان کی قدیم اور مایہ ناز کتابیں گو ایسی و تہی ہیں کہ اس علم کے تمام راز اپنی زبان سے مواد یو جی نے اپنی اردو لکھی اور تہی جی پنٹا ہر گئے اور مواد یو جی ہی نے اسکو اختراع فرمایا۔ پار تہی جی کی زبان سے اس کے کچھ راز منتشر ہو کر دوسرے فرقوں میں پہنچے مگر پھر بھی اسکو اس قدر چھپایا گیا کہ گیان و دھیان ہی اسکا مصرف رہا۔ اور اسی لئے صرف جوگیوں کے فرقہ تک محدود ہو کر رہ گیا۔ اور دوسرے ضرور تمدن اس کے فوائد سے محروم و بد قرار پائے۔ تاہم دنیا جگیوں سے اسکی اشاعت کی امید بیکار تھی۔ ان کی کج رویشی نے دوسروں کے کانوں تک اسکی بھنگ بھی نہ پہنچنے دی۔ ہاں خود اسکے ذریعہ سے محنت شاکہ کر کے وہ فوائد اٹھائے کہ آخر کار وہ تھرا سیدہ ہو گئے۔ اسی علم کی بدولت پرانا یام و خیر و کا ظور ہوا اور اسی کی وجہ سے غلطی میں لٹنے لٹنے اضافہ ہوئے کہ بڑے بڑے مہتر لوگ آج بھی پہاڑوں کی کھوپڑیوں اور خادوں میں بیٹھے ہوئے دنیا کی ہوا کھا رہے ہیں۔ جیسے ان کے جسم جانی کے زمانہ میں تھے آج بھی ویسے ہی ہیں نہ۔ بسک انہیں کوئی تفسیر نہ ہوا اور نہ آئندہ مدتوں تک کے لیے اندیشہ ہے.....

..... لکھا سکی

۱۳۳ علم الہ اناس
 حفاظت اور اخفانے یہ اثر ضرور کیا کہ بہت سے اہل دل اسکے فوائد عظیم سے محروم رہے۔ اور خود بھی یہ علم لسیا لسیا ہو گیا۔

شیر خاں اصفان اپنی مایہ ناز تصنیف مرآة الخیال میں لکھتا ہے کہ میں علم از سرایر و تحقیقات حکمائے ہندوستان کہ ستر ستر از زاناخرمان سنی ارباب فضول واجب دانند کیا اچھا ہوتا کہ اسکے معمول فائدے ہو میں آڑنا اپانی پر چلنا، امراض جسمانی کا بغیر کسی دوا کے علاج کرنا، بغیر نجوم جگر، رمل وغیرہ ہو بیوالی بالوں پر حکم لگانا، اگر عوام کو نہیں تو کم از کم خواص تو پہنچے مگر کینے نہ ہوں میں محدود ہو جانے سے یہ کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ اصل علم ہی قریب قریب معدوم ہو گیا اہل سلام تو اسلئے ہمیشہ اس سے بے خبر رہے کہ اسکے یہاں کسی صورت سے کوئی غیب کی خبر بیان کرنا قیامت تک کیلئے حرام قطعی ہے۔ اس لئے آنھوں نے کبھی اس قسم کی باتوں کی طرف اول تو خود ہی توجہ نہ کی۔ دوسرے اگر انکو کبھی خیال ہوا بھی تو اجنبی دسترس سے باہر یا کرجبور ہو گئے۔ اور ہمیشہ کے لئے خاموشی اختیار کی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انھیں کی طرح اسکے ہنہ و جانی بھی اس سے پورا پورا فائدہ نہ اٹھا سکے۔

اس میں شک نہیں کہ اس کا ذکر بعض بعض کتب میں پایا جاتا ہے مگر وہ ذکر الشاف کا معدوم سے زیادہ نہیں ہے۔ نہ کہیں پوری بیان ہے۔ نہ پورا حال ہے۔ اول تو ایسی کتابیں ہی نہیں اور ہیں تو ایسی کہ ایک سلف یہ علم ہندوستان کے حکماء کے بھیدوں میں سے ہے کہ اسکا پھیلانا انھوں سے ضروری جانتے ہیں۔ سلف شاذات عدم موجود کی طرح ہوتی ہے۔

صاحب نظر کا فوق طلب ہمیشہ تشدد رہتا ہے۔ اور اپنی خواہش کے مطابق وہ کبھی ان سے سیراب نہیں ہو سکتا۔ یہ سراپا جس کی کوئی اصل نہیں ہے اگر مٹا ہے تو دوسری زبانوں میں مٹا ہے اوروں پر پھر میں غالباً کوئی اس قسم کی کتاب موجود نہیں ہے۔ اسی کی بنا پر کچھ مدت سے یہ خیال تھا کہ قدیم لٹریچر سے ایسی کتابیں جمع کر کے ایک مختصر کتاب اوروں میں لکھی جائے۔ مگر یہ تمنا کچھ آسان نہ تھی۔ اپنی حدیم الفرستی کتابوں کی کمیابی وغیرہ اس ادادہ کی تکمیل میں سدراہ رہیں مگر کچھ بھی طلب دق نے کام کیا اور مشکل پختہ نثرات قلمی نسخے اس فن خاص کے جمع کر کے اور دوسری متبر کتابوں اور متبر فرایع سے مدد لیکر یہ مجموعہ مرتب کیا۔ علم کی سادہ بازاری بہت پست کرتی ہے مگر کچھ اہل ذوق سے یہ امید نہیں کہ وہ ایسے علم سے جو حکمائے مشرق کے کمالات کی بنا رہا ہے کم توجہ کریں گے۔

یہ دعویٰ کرنا کہ ہم نے تمام و کمال طریقہ سے اس کثیر الضوائد علم کے اصول و آئین بیان کر دیے ہیں نہ صرف بے دلیل بلکہ حماقت ہو گیا ہاں اس آرزو کی گنجائش موجود ہے کہ زبان اورد میں یہ پہلی فی و کوشش اگر نظر استحسان سے نہ دیکھی جائے تو عدم توجہ کی بھی مستحق نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم ابھی کہہ چکے۔ ہمارے موضوع کے ماخذ کیلئے سورت مستند قلمی نسخے موجود ہیں مگر علی الخصوص ایک قدیم قلمی نسخہ ہے جو اس علم کے رموز میں نہایت وضاحت سے زبان فارسی میں لکھا گیا ہے اور جس میں یوگ کے وہ اصول جو اس علم سے متعلق ہیں نہایت

خوبی سے بیان کئے ہیں۔ یا بعض ایسی کتابیں جن میں جہتہ جہتہ ضمنتا
 کہیں ذکر آگیا ہے۔

آغاز مقاصد

خدا سے تعالیٰ نے کھجک کے زمانہ میں انسان کی عمر ایک سو میں برس
 اور پانچ روز کی مقرر کی ہے اور ہر دن رات میں ہر انسان کی کہیں ہزاروں سو
 سانسیں چلتی ہیں اور ہر ساعت میں نو سو اور ہر گھڑی میں تین سو ساٹھ
 اور ہر لمبے میں چھ۔ اگر آدمی اپنی سانسوں کو اپنے قبضہ اختیار میں رکھے تو
 وہ اپنی عمر طبعی کو بچوچ سکتا ہے یعنی اگر وہ صرف اسی قدر نفاس صرف
 کرے جس قدر لکھے گئے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اپنی عمر طبعی کو نہ بچوچ جائے۔
 تاک سے سانس تین طریقہ پر چلتی ہے۔

۱۔ اعلیٰ نفع سے اسکو چاند سے منسوب کرتے ہیں۔ اور اولاد اکبر
 ہمزہ و دال ہندی و اعلیٰ یا چند ناری کہتے ہیں۔

۲۔ سانس سیدھے نفع سے چلتی ہے اسکو سورج سے منسوب
 کرتے ہیں اور چکلا اکبر ہے فارسی و نون نخی و فتح کاف فارسی و لام و اعلیٰ
 یا سورج ناری کہتے ہیں۔

۳۔ یہ کہ سانس دونوں تھنوں سے ساتھ ساتھ چلے۔ اس کو سکھنا
 (بضم سین) کاف و ہا سے نخی و فتح میم و نون و اعلیٰ (اور سبھو ناری) بھی
 سنا۔ ہری عمر چکی میسا و سورج اور بعض کے نزدیک ایک سو میں برس ہے۔

علاؤ انفاص
 ۱۶
 کہتے ہیں اور اسکو معادیر سے نامزد کرتے ہیں۔

جو لوگ افزونی روانی اور برابری کا حال معلوم کرتے ہیں تو اس طرح
 کہ نفع کے نیچے اپنے ہاتھ کا انگوٹھا رکھتے ہیں۔ اکثر پہلی قسم کی روانی
 ڈھائی گھڑی ہوتی ہے۔ اور دوسری قسم کی اتنی دیر کہ چھتیس مرتبہ ہر
 گز کہہ سکے (بضم کاف فارسی) پر وہ اسے تھک تک چند ناری (دانی) سانس
 چلتی ہے۔ اسکے بعد اسی قدر سورج ناری (سیدھی) چلتی ہے۔ اور اسی
 طرح آخر ماہ تک یہ صورت رہتی ہے۔ بعض لوگ اس حساب کو ہفتہ پر
 منقسم کرتے ہیں۔ ہفتہ۔ اتوار۔ منگل۔ جمعرات سورج ناری سے شروع
 ہوتا ہے۔ پیر۔ بدھ۔ جمعہ چند ناری سے شروع ہوتا ہے۔ بعض
 تجربہ کاروں نے اس حساب کو بروج کے اوپر محمول کیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ
 آفتاب جب تک برج حمل میں رہتا ہے تو ابتدا سورج ناری سے ہوتی
 ہے۔ اور ثور میں ہونے پر چند ناری سے اور اسی طرح آخر سال تک یہ
 حساب رہتا ہے۔ بعض لوگ چاند کے بروج میں رہنے پر اس حساب
 کو منقسم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر فرقہ کا خیال ہے کہ قرار واد کے خلاف
 سانس چلنے سے انسان پر عذرات بد مترتب ہوتے ہیں۔

جو سانس کہ سیدھے نفع سے غلبہ کے ساتھ جاری رہتا ہے اسکو
 شمسی اور مذکورہ اور یا سانس کو قمری و نونث قرار دیا گیا ہے۔ لہذا جو
 سانس کہ سیدھے نفع سے چلے اسکی خاصیت گرم ہوگی اور وہ جسم میں
 ۱۷۔ ہر ماہ سینے میں دو ہوتی ہیں۔ ایک ۱۲۔ ۵۔ کو دوسری ۲۸۔ ۲۹۔ کو

گرمی پیدا کرے گا کیونکہ سورج کا فزاج گرم ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حکماء نے مرد کے فزاج کو گرم مانا ہے۔ اور جو سانس کہ آتے تھکنے سے چلے وہ سرد ہے اور اس سے بدن میں سردی پیدا ہوتی ہے کیونکہ چاند کا فزاج سرد ہے اور اسی وجہ سے عورتوں کا فزاج سرد قرار دیا گیا ہے۔

جو سانس کہ زمین یعنی پستی کی طرف جاری ہو وہ زیادہ سے زیادہ طول میں اسی شخص کے بارہ انگل کے موافق ہو گا۔ اُسکو عنصر خاک کی طرف منسوب کیا ہے اور اُس کا رنگ زرد قرار دیا گیا ہے۔ اور جو سانس کہ مستوی طریق پر جاری ہو اُسکا طول انتہائی دوا انگل ہوتا ہے۔ اُسکو اب سے منسوب کرتے ہیں اور اُسکا رنگ سفید قرار دیتے ہیں۔ اور جو سانس کہ بہت تیز چلے اُسکی روانی کی نسبتاً چار انگل ہوگی اُسکو آگ سے منسوب کرتے ہیں اور اُسکا رنگ سُرخ قرار دیا ہے۔ اسی طرح جو سانس کہ پیر چھا اور بے راہ ہو کر چلے اُسکی انتہاسات انگل ہوگی اس کو ہوا سے منسوب کرتے ہیں اور اُسکا رنگ سبز قرار دیتے ہیں۔ اور جو سانس باطنِ نبی اندر کی طرف چلے اُسکو آکاس سے منسوب کرتے ہیں اور اُسکا رنگ سفید قرار دیتے ہیں۔ ان سب کے ثمرات اور خواص علیحدہ علیحدہ قرار دیے ہیں۔

علامات

حاکم اور ابی سانس کا چلنا فراخی نمت اور خوشی اور سُرخ کی اندرانی کی دلیل ہے۔

<https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>

آتش کا جاری رہنا اور تنگی اور سیوری اور غم و اندیشہ پیدا کرتا ہے۔ بادوی سانس کی روانی کا بوس خرابی نے اور مزاجی اور بھیبھی کا پتہ دیتی ہے۔

سانسوں کا تعلق دنوں سے

حکماء نے بیان کیا ہے کہ سانس کا تعلق دنوں سے ہے چنانچہ ہفتہ اتوار منگل اور جمعرات کا دن سیدھے دم سے تعلق ہے اور دو شنبہ بدھ جمعہ اٹھ دم سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی واسطے تجزیہ کاروں نے یہ کلیہ مقرر کیا ہے کہ صبح کو جب سو کر اٹھے تو دیکھے کہ کونسا دم چل رہا ہے اگر سانس دن کے موافق ہو تو پہلے جو قدم زمین پر رکھے وہ اسی طرف کا ہو جو صبح کا تھکتا چل رہا ہے۔ اس صورت پر عمل کرنے سے تمام دن بخیر و عافیت گزر جائیگا اور اس میں ساحت سہید دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر چونکہ کربوات اور آلام و مصائب بھی انسان ہی سے وابستہ ہیں اسی لئے سانس اکثر دن کے موافق نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔ اگر تین چار روز تک موافقت رہے تو قطعی طریق پر کسی خوشی کا حکم لگایا جاسکتا ہے۔ اگر معاملہ برعکس ہو تو کسی آفت آگمانی یا کسی رنج کا امیدوار رہنا چاہئے۔ چنانچہ اگر چار یا پانچ روز تک دن اور سانس میں موافقت نہ ہو تو اُس شخص پر ضرور کوئی آفت آئے گی یا بیمار ہو جائے گا۔ یا کوئی چیز کم ہو جائے گی۔ یا کہیں سے کوئی بُری خبر آئے گی۔ غرض کہ نجات مجال ہے۔

اگر کسی شخص کے دونوں تھکنے تین چار روز تک بند رہنے کے بعد

۱۹ علم الانفاس
 ایسا کی..... ساتھ ساتھ جاری ہو جائیں تو بہت بُرے ہیں۔ بلکہ بعض نے اسکو موت کی علامت کہا ہے اور موت بھی ایسی کہ جو دم مفاجات سے مشابہ ہوگی یعنی اسی مہنت میں یہ شخص مر جائیگا۔ یا اسی روز مر جائیگا۔

قاعدہ دونوں دم آسوقت صبح ہو کر چلنے لگتے ہیں جس جگہ کوئی خون ہو یا حالت جماع میں یا دوڑنے میں یا کسی بلند جگہ پر چڑھنے میں یا اسی کے مشابہ حالتوں میں۔ ایسی صورت میں سمجھنا کہ احکام نہیں لگائے جا سکتے۔ کیونکہ یہ سب حالتیں عارضی ہیں۔ اور کسی سبب سے وابستہ ہیں۔ البتہ جب بغیر کسی سبب کے دونوں تھکے جاری ہوں تو سانس کو کھینچنے اور تھوڑی دیر تک روکے رہے جب پھوڑے تو دیکھے کہ غالب رفتار کس کی ہے۔ اگر دم شمسی غالب ہو تو برا ہے اور سائل کو برا جواب دینا چاہیے اور اگر قمری رفتار غالب ہے تو بہتر سمجھنا چاہیے۔

ساتھوں کے خلاف معمول چلنے سے مندرجہ ذیل نقصانات عائد ہوتے ہیں
 اگر دو یا تین روز تک خلاف معمول چلے تو شورش اور لڑائی کا اندیشہ ہے۔ اور اگر دس روز تک خلاف معمول چلے تو عورت کو کوئی نقصان پہنچا۔
 اگر پندرہ روز تک چلے تو کوئی بڑی بیماری اٹھانی پڑے گی۔ اگر ایک ماہ تک چلے تو اسکا بھائی مر جائے گا۔ اگر ایک رات دن سورج ناری کی آغوش میں
 ۱۵ معمول یہ ہے کہ روزانہ ایک شخص کا تھنا سیدھا چلتا ہے اور کبھی اٹتا۔ اگر اس کے خلاف چلے تو خلاف معمول مانا جائے گا۔

رہے تو ایک سال کے بعد اسکا پیمانہ مستی بہتر ہو جائے گا۔ اور اگر دو روز تک چلے تو دو برس کے بعد اور اگر تین روز تک چلے تو تین برس بعد اسی طرح دونوں کے شمار پر برسوں کا قیام کیا جائے گا اور اتنے ہی سالوں کے بعد اس شخص کو سفر آخرت پیش آئے گا۔ اور ایک ماہ تک برابر شمسی سانس چلتی رہے تو اس کے ایک ماہ کے بعد وہ شخص مر جائے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کا صرف سیدھا تھنا ایک شبانہ روز برابر چلتا رہے تو اسکی موت کے تین برس اور اگر دو شبانہ روز چلے تو ایک سال تین شبانہ روز چلے تو نو مہینے، پانچ شبانہ روز چلے تو چالیس روز دس شبانہ روز چلے تو ایک ماہ، پندرہ شبانہ روز چلے تو دو مہنت، ایک ماہ چلے تو ایک روز باقی ہے۔

اسی صورت سے قمری مہنی چند دناری کے متعلق لکھا ہے کہ اگر خلاف معمول ایک شبانہ روز چلے تو وہ شخص ایک سال کے بعد بیمار ہوگا۔ اسی حساب سے سالوں کا شمار کیا جاوے گا۔ اگر ایک ماہ تک ستواڑ شبانہ روز چلے تو مال تلفت ہوگا۔

خلاف معمول سانس

بعض کا یہ مقولہ ہے کہ اگر سیدھا تھنا ایک دن رات چلے تو اس کا نتیجہ بُرا ہوگا اور اگر دو رات دن چلے اور کسی وقت نہ بدے تو یہ کمی عمر کی دلیل ہے۔ اگر پانچ شبانہ روز چلے تو اسکی عمر کے تین سال باقی ہیں۔

اور اگر دس روز متواتر چلے تو ایک سال باقی ہے۔ اور اگر بیس روز تک متواتر چلے تو چھ مہینہ باقی ہیں۔ اگر پچیس روز برابر چلے تو سولہ روز اور اگر اٹھائیس روز چلے تو گیارہ روز باقی ہیں۔ اگر اٹھتیس رات دن چلے تو دس روز باقی ہیں۔ اور اگر تیس روز متواتر چلے تب بھی دس بارہ روز باقی ہیں۔ بہر صورت سیدھے تھکنے کے پے در پے چلنے سے عمر برفرور اثر پڑتا ہے۔ اگرچہ بیانات میں محققین نے اختلاف کیا ہے۔ مگر اصولی میں سب متفق الہامیے ہیں۔

اگر دنوں تھکنے یعنی سکھنا متواتر دس مہینہ روز چلے تو موت قریب ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسا تخیل آفتاب میں ہو۔ اگر اس مدت تک چلے تو پریشانی دل اور بیماری کی علامت ہے۔ اسی طرح تخیل آفتاب سے تیرہ روز تک چند ناری سانس چلے تو یہ بیماریوں کا نشان ہے۔

اگر آفتاب برج عقرب میں ہو اور پانچ روز آٹھ تھنا چلے تو سترہ برس عمر کے باقی ہیں اور اگر برج سنبلہ میں ہو تو پندرہ برس۔ اکثر مہینوں کا مقولہ ہے کہ اگر آفتاب نکلنے کے وقت سورج ناری ہو یا چند ناری مگر غروب کے وقت اُس کے برعکس ہو تو بہت بہتری کی علامت ہے اور اُس کے خلاف پریشانی اور شیطانی کا پیش خیمہ ہے۔ اور اگر چار گھنٹی بعد چند ناری بد لجاے تو بھی بہت اچھا نشان ہے۔

سٹہ یعنی چٹان اور پھر تا سورج کا دوسرے برج میں۔

سانسوں کی روانی کے مطابق کاموں کی اجمالی کیفیت

دم شمشکی کے جاری ہونے کے وقت وہ امور جنہیں اپنا غلبہ منظور ہو شروع کرنا بہتر ہیں مثلاً کسی کو مارنا۔ یا فریب دینا۔ زبان بندی کرنا۔ یا سخی اور عداوت اور مردوں یا عورتوں کو مضطرب کرنے کے عمل کرنا۔ یا دلوں پر قبضہ و تصرف کرنا۔ کسی کے ساتھ لڑنا جو اکیلنا جو سزا و غلطی کھیلنا۔ غسل کرنا۔ کھانا کھانا۔ یا شہرت کرنا۔ خرید و فروخت کرنا۔ کسی پر اپنا رعب جمانا۔ قریبی مخالفت پر حملہ کر کے اُنکی شکست کی امید رکھنا وغیرہ وغیرہ۔

دم قمری یعنی چند ناری کے وقت۔ کسی سے طلب محبت۔ ادویہ مقوی کا استعمال۔ کیمیا وغیرہ کے عمل یا سازی کا کام۔ مراقبہ عبادت۔ تصنیف قلب کی کوشش۔ سفر کرنا۔ خیرات کرنا۔ عقد کرنا۔ نیا کپڑا پہننا۔ یا نیا زیور پہننا۔ دشمنوں سے صلح کرنا۔ نئے گھر میں آنا۔ اور اسی قسم کے کام بہت مناسب ہیں۔ اسی وجہ سے ان امور کے متعلق اگر کوئی شخص نفس قمری کے جاری ہونے کے وقت سوال کرے تو انجام اچھا ہوگا۔ اُسکو بہتری کا جواب دینا چاہیے۔

قاعدہ۔ بعض لوگوں کا مقولہ ہے کہ خواہ کوئی تھنا جاری ہو کسی ہو یا قمری۔ اُسی کے مطابق پاؤں پہلے اُٹھا کر کسی کام کے لئے جانا نہایت مبارک ہے۔ مثلاً ایسا تھنا چلے تو پہلے ایسا قدم اُٹھانے اور سیدھا چلے تو پہلے سیدھا اُٹھانے۔

چھپے راست سانسوں کے متعلق کاموں کی تفصیل

جو شخص یہ عادت ڈالے کہ سوتے وقت اُس کی سانس اُلٹی چلتی رہے تو وہ ہمیشہ آرام و آسائش سے رہے گا۔ اسی طرح اگر اُلٹی سانس کے چلتے وقت پیشاب کیا کرے تو طیب کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔

جو کوئی کسی مقام متبرک کی زیارت کے لئے مجاہدے تو اسکو اندازہ کرنا چاہئے کہ کوئی سانس چلتی ہے۔ اگر اُلٹی ہو تو روانہ ہو جائے کیونکہ اسی حالت میں خدا سے امید ہے کہ اُسکی عبادت مقبول ہوگی اور گناہوں کی ناپاکی اُس کے دامنِ حال سے دور ہو جائے گی۔ اگر سیر و تفریح کے لئے جائے تب بھی اسی پر عمل کرے۔

اگر کوئی شخص کسی کو اپنا مرید کرے تب بھی مرشد کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ سانس اُلٹی رواں ہو۔ اگر اس صورت میں وہ مرید کرے گا تو مرید اسکا تابع فرمان رہے گا۔ دوسری صورت میں معاملہ برعکس نظر آئے گا۔ تجارت کا آغاز بھی اسی وقت کرے ورنہ چند روز بعد تباہی اور بربادی کا سامنا ہوگا۔ اگر بادشاہ لگا چاہے یا کنون ہو نا چاہے تو ایسے وقت میں بھی اُلٹی سانس کا خیال رکھے ورنہ بہت جلد کسی آفتِ ارضی و سماوی سے دوچار ہوگا۔

جو شخص سید سے سانس کے وقت رو میہ دفن کرے گا وہ گم ہو جائیگا یا نہ لے گا۔ اگر اُلٹے تھنے سے سانس جاری ہونے پر ایسا کرے گا برعکس

اس کے حفاظت سے رہے گا۔

کوئی عمارت سیدھی سانس کے وقت نہ بنانی چاہئے ورنہ نقصان ہوگا۔ اسی طرح کسی عمارت میں رہنے کے لئے اُلٹی سانس کے وقت داخل ہونا بہتر ہوگا۔ کیونکہ اس حالت میں برسوں بلکہ صدوں تک اطمینان دہی کے ساتھ وہاں رہنا نصیب ہوگا۔

ذکر واذکار و عبادات میں بھی یہی چاہئے کہ سانس اُلٹی چلتی ہو۔ اس سے بہت جلد اپنی منزل مقصود پر فائز ہو جائے گا۔

زوجہ سیدھی سانس کے وقت خریدنا سبھوں ہے۔ اس سے دولت کے روز رواں ہونے کا سخت اندیشہ ہے۔ اگر کوئی ڈبلا آدمی یہ چاہے کہ میں غریب ہو جاؤں تو وہ سیدھی سانس کے وقت دو اکھا نا شروع کرے وہ جلد سے جلد قوی ہو جائے گا۔

اگر آرزو ہو کہ بچہ فریبہ پیدا ہو یا تمنا ہو کہ عورت کو حمل رہ جائے تو اس شخص کو مجامعت کرنے وقت خیال کرنا چاہئے کہ سانس سیدھی طرف چلتی ہو اس صورت میں انشاء اللہ مرد پوری ہو جائیگی اور اول تو لڑکا پیدا ہوگا ورنہ عمل ضرور قائم ہو جائیگا۔ ہرگز قوت کم نہ ہوگی۔ دفع براز کے لئے بھی جانے کے واسطے یہی خیال رکھے۔ اس صورت میں ہمیشہ عمدہ صحیح رہے گا۔

اگر کسی دشمن کے گھر جانے کی ضرورت ہو اور فریبہ گئے کام نہ بنے تو اسی وقت جائے جب سانس سیدھی ہو کیونکہ اس صورت میں اُمید ہے

کہ دشمن کے فریب میں وہ نہ آئے گا۔ یا دشمن اُس پر کوئی حملہ نہ کرے گا۔ کسی سے قرض اگر نہ تو اس حالت میں لے کہ سانس میں جھجکتی ہو کیونکہ اس صورت میں اُمید ہے کہ وہ قرضہ جلد ترادوا ہو جائے۔

جب شکار کو جائے تو ایسے ہی وقت جائے کہ سیدھی سانس چلے ایسی حالت میں خالی ہاتھ واپس نہ آئے گا، اُس کے نشانے خطا نہ ہونگے اور مشق بڑھے گی۔

قاعدہ ۵۔ اگر بحث وغیرہ کے لئے جانا ہو یا کسی امیر کبیر تک پہنچنا اور اپنا مقصد بیان کرنا ہو تو جس طرف کا تھنا چلتا ہو اُس طرف مجلس میں جا کر بیٹھنا چاہئے۔ اُس کے بعد جو کچھ دل میں ہو بیان کرے پورے کامیابی کی اُمید ہے۔

قاعدہ ۶۔ اگر کسی امیر یا بادشاہ کے سامنے جائے تو چاہئے کہ اپنی سانس کو دیکھے اگر اس وقت دم سسی جاری ہے تو اس شخص کے نام کے اعداد و کالے اور دیکھے کہ طاق ہیں یا بخت ہیں اگر طاق ہیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ نہایت بہتر ہے اس صورت میں اُمید ہے کہ جو حاجت اس سے بیان کی جائے گی وہ اُسکو پورا کر دے گا۔

قاعدہ ۷۔ اگر زراعت، یا جنگ، یا جلا، یا حمام، یا ناخن تراشوانا، یا علاج کرنا، یا کسی گم شدہ چیز کو تلاش کرنا، یا کسی ظالم کے سامنے جانا ہو تو بحالتِ اجرا سے دم سسی یہ سب کام اُسکے حسبِ فضا انجام پائیں گے۔

قاعدہ ۸۔ جب صبح کو بستر سے اُٹھے تو خیال کرے کہ کون سا تھنا

چل رہا ہے اگر سیدھا ہو تو سیدھا پاؤں زمین پر رکھے اور اگر اُٹھا ہو تو اُٹھا پاؤں زمین پر رکھے اور اگر کھٹنا ہو یعنی دونوں تھنے ایک م ساتھ چل رہے ہوں تو دونوں پاؤں ایک ساتھ زمین پر رکھے ایسا کرنے سے بہتری کی اُمید ہے۔

قاعدہ ۹۔ اشغالِ شسی جکا ذکر اوپر ہو چکا شنبہ اور شنبہ اور یک شنبہ اور چنبہ کو کرنا چاہئیں۔ علیٰ ہذا القیاس تمام قمری کام جمعہ اور دو شنبہ کو شروع کرنا بہتر ہیں۔ اور اگر دونوں تھنے مساوی چھتے ہوں تو اُس کے واسطے چھارے شنبہ کا دن ہے۔ مگر اسکو تجربہ کاروں نے بُرا بتایا ہے۔

قاعدہ ۱۰۔ حسابِ ساعات۔ ساعات کے لحاظ سے اوردوں اور ستاروں اور برجوں کے حساب سے سانس کو دیکھ کر خم و شادی کے مختلف حالت بتائے جاتے ہیں۔ اور شمسی و قمری دونوں کو پانچ حصوں پر منقسم کرتے ہیں۔ یعنی عناصرِ پنجگانہ میں سے ایک ایک سے نامزد کرتے ہیں۔ چنانچہ دھانی گھڑی میں ہیں بل بادی اور میں بل آتشی اور میں بل آبی۔ پانچ بلِ خاکی۔ میں بل آکاسی خیال کیا جاتا ہے۔

بعض یہ تقسیم اس طرح قرار دیتے ہیں۔ بلِ بلِ آکاسی۔ میں بادی۔ بندہ آتشی۔ میں آبی۔ میں خاکی۔ یہ سب مجموعہ سو گھڑی ہوتا ہے۔ جب یہ گھڑی ختم ہوتی ہے تو پھر خاکی پھر آبی۔ بعد آتشی بادی آکاسی سانس کی روانی ہوتی ہے۔ بعض کا یہ عقولہ ہے کہ ایک ایک گھڑی خاکی آبی آتشی بادی آکاسی چلتا ہے اور ان سب کے چلنے کی شناخت سانس کے طرز و روش سے لے دھانی گھڑی کو جوئی ساعت کہتے ہیں۔

ہو سکتی ہے۔ اس طرح کہ اگر سانس بند ہی کی طرف چلے تو وہ آتش ہے۔ اگر پھیل کر چلے اور چار انگل سے زائد نہ ہو تو وہ باوی ہے اور اگر شیب کی طرف سے چلے اور بارہ انگل تک اس کی رفتار ہو وہ خاکی ہے۔ اور اگر رفتار تھکنے کے برابر ہو تو اوپر کو محسوس ہونے لگتی ہے تو وہ آبی ہے اور آٹھ انگل سے زیادہ اسکی رفتار نہ ہو تو وہ آکاسی ہے۔

بعض نے تپاس کی بنا پر سانسوں کی انواع کی شناخت کا یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ حالت آرام میں خاکی اور عواہش لذات اور سردی میں آبی۔ اور غیظ و غضب کے عالم میں اور جب کہ کسی نیک راہ پر پوری غالب ہو آتش۔ اور کرب و اضطراب اور بے آرامی میں باوی۔ اور طاعت و عبادت کے عہد شوق اور دوسری باتوں سے وارتع کے معطل ہونے کے وقت میں سانس کو آکاسی سمجھنا چاہیے۔

باوی۔ آبی۔ آتش۔ خاکی۔ آکاسی۔ سانس کی پہچان کے لئے حکما نے یہ طریقہ بھی مقرر کیا ہے کہ اتوار کے روز اپنے ایک انگل کے موافق اور پیر سے ہفتہ کے دن تک سات انگل کے برابر کوئی سیدھی کڑی لیکر ہوا زمین پر گاردی جائے اور اسکے سایہ کو انگلیوں سے ناپیں جب قدر ہوا میں پیر بارہ کا اضافہ کر کے مجموعہ کو باقی تقسیم کریں۔ اگر کچھ باقی رہے تو سات انگل آکاسی سمجھیں اور ایک رہے تو باوی اور دوسری تو آتش اور تین زمین تو آبی اور چار میں تو خاکی جائیں اس کے پہچاننے کے لئے تجربہ کرنے والوں نے

۱۲ لکھ اکا میں آٹھ بارہ حلا و دریا کی سائے میں کے ہے حکم ہند کے نزدیک باختر میں ہے ۱۲

ایک یہ طریقہ بھی لکھا ہے کہ آدمی دونوں انگلیوں سے کانوں کے سو راخ بند کرے اور دونوں ہاتھوں کی چھوٹی انگلی اور اُس کے پاس والی انگلی سے ٹخنہ بند کرے۔ اور درمیانی انگلیوں سے ناک کے دونوں ٹخنے بند کرے اور دونوں سپاہ سے آنکھوں کے گوشے اور گوشے کھینچے اور اس جگہ پر نظر ڈالے جو دونوں بھروسے کے درمیان ہے فوراً پیشانی پر ایک قطرہ عرق کا ظاہر ہوگا اگر وہ قطرہ جو گو شیا اور گچھا ہو ہو تو سمجھیں کہ اس وقت دم خاکی جیسا ہے اور اگر آدھے چاند کی صورت کا ہو اور اس میں سفیدی کی جھلک بھی ہو اور سختی اور سردی اس میں محسوس ہو تو اسکو آبی سمجھیں اور اگر سیاہ سخت ہو اور اس میں طرح طرح کے نقطہ ہوں تو باوی سمجھیں اور اگر ٹکڑا نظر آئے اور نورانی ہو تو آتش سمجھیں اور اگر کسی قسم کا قطرہ ظاہر نہ ہو تو آکاسی جائیں۔

قاعدہ۔ آبی اور خاکی سانس کے چلنے وقت جہاں کام کرنا مثلاً تیلیم خیرات پیر کا دیکھنا استاد کی زیارت کرنا۔ عبادت وغیرہ شہر یا گھر میں داخل ہونا۔ یا نقل و تحویل کے کام۔ دوسری جگہ کا سفر خرید و فروخت زہروں کا علاج معالجہ۔ یا آسمانی غرستوں کی تدبیر یعنی اپاؤ۔ دوستی کا عہد کسی دوا یا گھاس کا جنگل سے حاصل کرنا۔ اعمال کیبیانی کرنا۔ یا جوگ کے اعمال وغیرہ کرنا بہتر ہیں۔ اور اسی طرح آتش اور باوی سانس کی روانی میں جہاں کام کرنا کسی سے جنگ کرنا کسی ولایت کا فتح کرنا۔ کھانا۔ مجامعت کرنا غسل کرنا تہنہ یا میں بھیجا کسی کو کسی کام سے روکنا بعض کے عمل کرنا وغیرہ مناسب ہیں مگر آکاسی سانس کے وقت کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔

قاعدہ۔ اگر کسی طبرے آدمی سے ملاقات کرے یا کسی سے کوئی نفع اٹھانا چاہے تو ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ شخص اس طرف رہے جس طرف کا تھکنا چل رہا ہے۔ اور کسی قرضدار یا دشمن سے اگر سامنا ہو تو خود اس طرف رہنا چاہیے۔ جدھر کا تھکنا چلتا ہو۔ اسی طرح جب بندی پر چڑھے اور سطح زمین کا سفر کرے تو چند ناری سانس ہونا چاہیے اور شب کی طرف یا پیچھے لوٹنے کی وقت سورج ناری۔

قاعدہ۔ اگر سورج ناری سانس دو نوبت تک جاری رہے تو کوئی چیز اس سے گم ہو جائے گی۔ اور اگر تین نوبت چلے تو کسی دوست سے کوئی عہدہ چوٹے گا۔ اور اگر چار نوبت چلے تو اپنے اعزاء اقربا سے کوئی رنج ہوگا۔ پانچ نوبت چلنا بیماری کا نشان ہے۔ چھ نوبت یعنی بارہ گھنٹہ کسی دشمن کے غالب ہونے کا نشان ہے۔ سات نوبت چلنا عورت سے کوئی رنج ہو چکے پر وال ہے۔ اگر ایک شبانہ روز چلے تو نہایت بُرا ہے۔ دو شبانہ روز چلے تو موت کی نزدیکی کی دلیل ہے۔ اسی طرح اگر نفس قمری یعنی چند ناری دو نوبت یعنی چار ساعت تک متواتر چلے تو یہ بھی دلیل ہے تمام کام پورے ہونے کی امید کرنا چاہیے۔ چار نوبت تک متواتر چلنے میں نئے خلقت پھیننے کی امید ہے۔ سات نوبت چلنا خوشی اور شادمانی کی دلیل ہے۔ کوئی خوشخبری سنے گا۔ اور اپنی قوم میں سردار بنے گا۔ اگر قمری میں کہیں کے سفر کا ارادہ ہو تو فوراً روانہ ہونا چاہیے۔

قاعدہ حسابات

اگر اٹلی طرف سانس چار ساعت تک چلے تو قنوج غیب ہونے کی دلیل ہے اور اگر آٹھ ساعت تک جاری رہے تو کسی جگہ سے کوئی چیز ملے گی۔ اور اگر چودہ ساعت تک جاری رہے تو کسی خوشی کا پیش خیمہ ہے۔ اور ایک شبانہ روز متواتر چلے تو اپنی قوم اور جماعت میں سردار ہوگا۔ اسی طرح اگر سانس سانس چار ساعت چلے تو غیب سے کچھ امداد ہوگی اور اگر دو ساعت چلے تو دو سطوں میں رغبت پیدا ہوگی۔ اگر تین ساعت تک جاری رہے تو اپنے اعزاء و اقارب سے کوئی بُری خبر ملے گا۔ اگر دس ساعت چلے تو بیمار ہوگا اگر بارہ ساعت تک چلے تو کوئی دشمن پیدا ہوگا اور اس سے کوئی نہ کوئی نقصان ہو چکے گا اور فکر میں مبتلا ہوگا۔

اگر سانس متواتر دونوں تھنوں سے چلتی رہے تو دیوانہ ہو جائے گا خون ہے۔ **قاعدہ**۔ اگر کسی امیر یا بادشاہ کی ملازمت کا ارادہ ہو تو اس کے نام کے حرفوں کے عدد ابجد کے قاعدہ سے نکال کر دیکھے اگر حضرت نکلیں تو بہتری کی دلیل ہے بجا لگتے اجراءے نفس قمری۔ مگر وہ شمس میں اگر حضرت ہو تو بُرے ہیں اگر طاق ہوں تو بہتر ہیں۔

قمری سانس شولن پتھر زائد انور یعنی مسوقت تک کہ چاند ٹہرتا ہوا ہے اپنا عمل کرتا ہے یعنی اُسکے اثرات قوی ہوتے ہیں۔ اور اس میں سے بھی

علم الانفس
 چھ روز شمسی بیکل جاتے ہیں۔ یعنی چوتھ سے چھٹ تک اور دسویں سے
 دوا دسویں تک اس میں عمل نفس شمسی کا رہتا ہے۔ اور اسکے اثرات قوت
 کے ساتھ ہوتے ہیں۔

اسی طرح شمسی سانس کا عمل کرشن چھ ماہ قص النور یعنی جن تاریخوں
 میں کہ چاند کا نور گھٹتا رہتا ہے اس میں سے بھی چھ روز قمری کے مستثنی ہو جاتے
 ہیں۔ چوتھ سے چھٹ تک اور دسویں سے دوا دسویں تک یہ دن قمری کے ہیں
 باقی شمس کے۔

ہفتہ میں جمعہ دو شنبہ چار شنبہ پچھنڈے اٹے تھنے یعنی قمری سے تعلق
 رکھتے ہیں اور شنبہ سہ شنبہ یک شنبہ شمسی سے متعلق ہیں۔

بالا یعنی اوپر کی طرف۔ چپ یعنی اٹنی طرف۔ اور دربر یعنی سامنے
 کی طرف قمری سانس سے مشوب ہیں۔ اور نیچے کی طرف اور پیچھے کی
 سمت اور سیدھی جانب شمسی سے متعلق ہیں۔

عناصر کے رنگوں کی پہچان

چونکہ سانس پر زندگی کا دار و مدار ہے اس کا دیکھنا اور پہچاننا شخص
 کے لئے بہت ضروری ہے۔ انسان کو چاہیے کہ جب ایک پہرات ہے
 تو دو روز نو بیٹھ کر دو تون ہتھیلیاں گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کا رخ
 ۱۰ چوتھ چوتھی تاریخ۔ ۱۱ چھٹ چھٹی تاریخ۔ ۱۲ دسویں تاریخ۔ ۱۳

دوا دسویں تاریخ۔ ۱۴ کرشن چھ۔ ۱۵ اذھیر ایک ۱۱

پیش کی طرف رہے اسکے بعد منفذ بینی پر کہ جہاں سے سانس کی آمد و رفت
 ہے نگاہ جمائے۔ پھر ماہ تک اس عمل سے عناصر کے اجسام پر جو براتوں
 سانسوں کی صورت میں آمد و رفت رکھتے ہیں اطلاع مبہم ہونے لگی
 اور آفتاب و ماہتاب اور سانسوں کے رنگوں اور سالموں کے سوال کے
 اچھے بُرے کے متعلق جواب دے سکے گا اور عناصر خمسہ کی کیفیت اور نسبت
 سے خبردار ہوگا۔ مشاق کو اس بات کے معلوم کرنے میں کہ اس وقت
 کون سے عنصر کے موافق سانس چلتی ہے نہایت آسانی ہو جاتی ہے اور
 وہ اپنے مزاج کی خواہش سے اس بات کو پہچان جاتا ہے کہ اس وقت
 کون سے عنصر کی سانس ہے۔ عقل پر زور دینے سے یہ تمام حقیقت
 آشکارا ہو جاتی ہے۔

عنصر سُن یعنی ظلا خارج میں محسوس نہیں ہوتا۔ اس کا رنگ سیاہ ہے
 اور ناک کے نچھنے کے اندر آمد و رفت رکھتا ہے جس وقت یہ جاری ہوتا ہے
 مسوقت پھیلکی غذاؤں کے کھانے پر طبیعت مائل ہوتی ہے۔

تبیخ یعنی عنصر آتش جو بلندی کی طرف مائل ہے اور مقدار چار انگل
 کے چلتا ہے۔ اس کا رنگ سرخ ہے اسکے چلنے کے وقت تیر غذاؤں
 کی خواہش ہوتی ہے۔

تیسرے عنصر خاک ہے اس سے جو سانس متعلق ہو وہ مقابل میں
 چلتا ہے۔ بارہ انگل اس کی مقدار ہوتی ہے۔ اس کا رنگ زرد ہے۔
 ۱۶ سچ اس جگہ آگ کے نئے برے ۱۱

دوسرا طریقہ اور تشریح

سانس دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جو باہر سے اندر کی طرف متوجہ ہو دوسری وہ کہ اندر سے باہر کی طرف آئے قسم اول کو سرم اور دوسری کو نرم کہتے ہیں۔ اووی یعنی جب سانس اُٹے تھکنے سے جاری ہو اور سیدھے کی طرف مائل ہو تو یہ طریقہ ہوتا ہے کہ پہلے سیدھے تھکنے سے نرم کم اور آہستہ آہستہ جاری ہوتا ہے اسکے بعد میں واضح طریقہ سے چلنے لگتا ہے اسی طرح جب سیدھے تھکنے سے بدل کر اُٹنے کی طرف جاتا ہے اُس وقت اس سانس کو جو سیدھے میں قدرے ظلیل باقی ہو مستعار سمجھنا چاہیے اس واسطے کہ وہ قریب نوال ہے اس کو جو سیدھے سے اُٹنے کی طرف مائل ہواست کہتے ہیں۔

علم نفس کے مشاق کو سانسوں کی تبدیلی کے وقت کا حال ضرور معلوم کرنا چاہیے کیونکہ اس سے بہت کام پڑتا ہے بمعرفہ وقت کسی سانس کے متعلق وہی سمجھا جائیگا جس وقت کہ وہ افزونی پر ہونہ کہ نوال پڑے

چوپڑا سانس کے ثمرات متعلق سیفر

جو کوئی اُٹے سانس کی روانی کے وقت ملازمت کی تلاش میں مغرب اور جنوب کی طرف روانہ ہو تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔ مشرق اور شمال کے سفر میں ناکامی ہوگی۔

اس کے عمل کے وقت میٹھی چیزوں کے کھانے کی رغبت ہوتی ہے۔ باسے یعنی باوی، جس وقت یہ سانس چلتا ہے تو بے راہ چلتا ہے اور اُٹھانگل اسکی رفتار ہوتی ہے اُسکا رنگ سبز ہے۔ اس کے چلنے کے وقت کھٹی چیزوں کے کھانے کی رغبت ہوتی ہے۔

جل یعنی پانی۔ اس سے جو سانس متعلق ہوتا ہے وہ پستی کی طرف چلتا ہے۔ سولہ انگل تک اسکی رفتار ہوتی ہے اس کا رنگ سفید ہے اور اسکے چلنے کے وقت مکین چیزوں کے کھانے کی رغبت ہوتی ہے۔

سانسوں کے بدلنے کا طریقہ

جس وقت سانس سیدھے تھکنے سے جاری ہو اور چاہے کہ یہ اُٹنے کی طرف سے چلتے گئے تو سیدھے پہلو سے لیٹا جائے چاہے سیدھے تھکنے پر زور دے کر بیٹھ جائے۔ اسی حال میں تھوڑی دیر تو قف کرے۔ سانس بدل کر اُٹے تھکنے سے چلنی شروع ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر اس کے برعکس ہو تو برعکس عمل کرنے سے سیدھے تھکنے سے جاری ہو جائے گی۔

مُسکھنا۔ یعنی دونوں تھنوں سے کسی بلند جگہ پر چڑھنے یا تیز چلنے یا دوڑنے یا کسرت کرنے یا جماع کرنے سے جاری ہوتا ہے۔ اس میں بجز ریاضت کے اور کوئی کام منع ہے۔

۳۴
 اگر سانس اُلٹی جاری ہو اور قمری دن ہو تو روانہ ہونے سے پہلے
 سردیہ پر جا کر کھڑا ہوا اور پہلے اُٹھا قدم اُٹھائے اور اپنے مقصد کے
 حاصل کرنے کے لئے روانہ ہو گا میا بی ہوگی۔
 سیدھے تھنے سے سانس چلنے کے وقت مشرق اور شمال کی طرف
 جانا بہتر ہے اس میں کامیابی کی امید ہے مغرب اور جنوب کی طرف
 کوئی کام نہ ہوگا۔

اگر سانس سیدھی چلتی ہو اور دن آفتاب کا ہو یعنی شمسی سانس
 کے دنوں میں سے کوئی دن ہو تو چاہیے کہ سفر سیدھے قدم سے شروع
 کرے اس طرح کہ پہلا قدم اُٹھا کر تھوڑی دیر ٹھہر جائے پھر روانہ ہو امید
 ہے کہ کام حسبِ دعا انجام پائے گا۔
 سکھنا یعنی دونوں تھنوں سے سانس چلتے وقت ہرگز سفر نہ کرے
 کیونکہ پریشانی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور امید نہیں کہ
 وہ زخم اپنے ٹھہر جائے۔

تندرستی اور بیماری کے متعلق احکام

جس وقت کہ سانس خاکی یا آبی اُلٹی جانب سے چل رہی ہو اور
 کوئی شخص آکر اپنے لئے یا کسی دوسرے کے واسطے تندرستی یا تندرستی
 کے متعلق دریافت کرے تو جواب دینا چاہیے کہ تو اچھا ہو جائے گا۔
 اور اگر عنصر آتش یا بادی میں ازالہ مرض کے متعلق دریافت کرے تو

۳۵
 جواب دینا چاہیے کہ یہ مرض مملک ہے شفا ہوگی مگر دیر میں ہوگی۔
 جو وقت سیدھی سانس کی روانی کے وقت کوئی بیماری کے دخیہ
 کے لئے پوچھے تو جواب دینا چاہیے کہ جلد شفا ہوگی۔
 اگر سانس اُلٹی چلتی ہو اور سائل سیدھی طرف جدھر کی سانس نیند
 ہے اگر دریافت کرے کہ میرے مرض کا ازالہ کب تک ہوگا تو کہنا چاہیے
 کہ بتدریج۔

جو وقت کہ سانس باہر سے اندر کی طرف جاری ہو اور ازالہ مرض
 کے لئے کوئی سائل سوال کرے یا اور کسی کام کے لئے پوچھے تو جلد
 بہتری کی امید دلانا چاہیے۔
 جو وقت کہ دم اندر سے باہر کی طرف آتا ہو تو جواب دینا چاہیے کہ مرض ہرگز
 زائل نہ ہوگا یا اگر کوئی کام ہرگز نہ ہوگا۔

پر یو اُنشل چھچھ کو جو وقت کہ خواب میں پیدا ہو اور دیکھے کہ کون سے تھنے سے
 سانس چلتی ہے اگر اُسے سے چلتی ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ سترہ روز تک کی
 بیماری پیدا نہ ہوگی اور اگر دیکھے کہ سانس سیدھے تھنے سے چل رہی ہے تو
 سمجھ لے کہ دو چار روز کے بعد بخار آئیگا یا اور کوئی بیماری یا کوئی جان نہ رہنا ہوگا۔
 پر یو اُنشل چھچھ کو جب سوتے سے اُٹھے اور دیکھے کہ اگر دم ہی جاری
 ہے تو دو ہفتہ تک بیمار نہ ہوگا۔ اور اگر اُلٹی سانس چلتی معلوم ہو تو سمجھ لے
 کہ کوئی مرض سردی سے پیدا ہوگا۔

۳۶
 پر یو اُنشل چھچھ پہلی تاریخ اچھا پاک ۱۱۱۱ بر یو اُنشل چھچھ پہلی تاریخ اچھا پاک ۱۱

سانس کے فریجیہ سے ازالہ مرض

اگر کسی شخص کو حرارت ہو خواہ صغیر اور ہو خواہ کبھی یا سوداوی اسکے
زائل کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ ناک کے سیدھے سوراخ کو ایک شہ نہ روز
پڑانی روئی سے بند رکھے اور اس طرح کہ سانس اس سے جاری ہو سکے
حرارت یا سردی کا درد وغیرہ کم بلکہ زائل ہو جائے گا۔ یہ عمل مجرب ہے
متعدد مرتبہ تجربہ ہوا ہے۔

بلغمی تپوں اور تونیا وغیرہ میں اُلٹے سوراخ کو بند کر کے سیدھے
سے سانس لیں تو ازالہ مرض قطعی ہو جائے گا۔

مرتا ضوئوں کا قول ہے کہ اگر کوئی دن کو اٹھی سانس اور رات کو
سیدھے نتھنے سے سانس لینے کی عادت ڈال لے تو ہرگز کوئی بیماری
اور سستی یا درد نہ پڑیوں میں جوڑوں یا سر میں یا دانتوں میں نہ ہوگا حرارت
بردت اور رطوبت کا افسر غلبہ نہ ہوگا۔ جادو اور سانپ کا زہر اور
بچھو کا ڈنگ اسپر کوئی اثر نہ کرے گا۔ ہمیشہ خوش و خرم اور جوان
رہے گا۔ اس کے بال ہمیشہ سیاہ رہیں گے۔ چنانچہ جو گیوں یا اسکے
مشائق لوگوں میں اس بات کا شاہدہ ہوتا ہے۔ البتہ کھانا حالت
دم سستی میں کھانا چاہیے کیونکہ اس سے کھانا جیزد بدن ہوتا ہے اور
دم قمری میں اسکے برعکس۔

۱۲ مہینہ ریاضت کرنے والا۔ ہندو عابد کے متعلق یہ نقطہ مستقل ہے ۱۲

جس کسی کو زہر ہو گیا ہو یا سانپ اور بچھو نے کاٹا ہو یا اور شرارت الارض
یا موذی جانوروں سے ایذا پہنچی ہو۔ اگر اُسکو مندرجہ بالا طریقہ کے موافق
عادت ہوگی تو تمام اثرات زہر اِظلم ہو جائیں گے۔ اور اگر عادت نہ ہو
تو چاہیے کہ فوراً نفس قمری جاری کریں کہ اطباء کا معالجہ جلد بدن میں نہ کرے۔
اگر نسل یا اور اندگی ہو یا ہمیں سے چل کر آیا ہو اور تھک گیا ہو تو
قمری سانس لینے سے یہ سب برطرف ہو جاتی ہے۔ حزن و اندوہ بلکہ
غشی تک کا یہ مجرب علاج ہے۔

نفس شمسی میں عورتوں سے مباشرت کرنا بہتر ہے اس میں کسل و
مانگی، کم طاقتی وغیرہ کا جسم پر اثر نہیں ہوتا ہے۔ اسکا زیادہ ہونا
ہے۔ اور اگر عورت حاملہ ہو جائے تو لڑکے کا پید ہوتا ہے نفس قمری
میں اس کے برعکس۔

اگر مباشرت کی حالت میں خواہ کوئی سانس جاری ہو بیرونی
ہو یا اپنی طرف کھینچے اور چھوڑے تو بہت اساک ہوگا اور اس
عمل کی مدد مت کرنے سے مادہ سموی پر پورا قبضہ ہو جاتا ہے۔
جب تک کہ خود نہ چاہے ازالہ نہیں ہو سکتا۔

حفاظت جسم کے طریقے

جو شخص اپنی ناک کے نتھنے کے دیکھنے کی عادت ڈالے مرتے
وقت تک اُسکی آنکھوں کی روشنی زائل نہ ہوگی۔

جو شخص روزانہ صبح کو اٹھ کر کان کا میل نکالے اور لواب و دین میں ملا کر آنکھ میں لگا لیا کرے اسکو کبھی شہومہ وغیرہ کی ضرورت نہ پڑے گی۔
 جو شخص صبح کے وقت اٹھ کر گلی کرنے سے پہلے دانتوں کو بھینچ کر کھنڈ سے لواب نکالے عمر بھر اس کے دانت جیش نہ کریں گے۔
 جو شخص ناک کے نتھنے کو بند کر کے پانی پینے کی عادت ڈالے اس کے جسم کی سستی چستی سے بدل جائے گی۔ اور کبھی اسکو ماندرگی اور کاہلی نہ ہوگی۔

جو کوئی اپنی نظریں اپنی پیشانی پر رکھنے کی عادت ڈالے اس کو عجیب و غریب الفارق قدرت نظر آنے لگیں گے۔

جو شخص جہاں کے وقت پیشانی کو دیکھتا رہے اسکو امساک ہوگا۔
 جو شخص رات دن میں ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ تہ سوئے اور تھوڑی سی بھوک باقی رکھ کر کھانا کھائے عمر بھر اسکو کوئی مرض نہ ہوگا۔

خصوصیت کے ساتھ اہل کتاب کو زیادہ کھانے زیادہ بھوکے رہنے۔
 طبع اور بہبودہ گفتگو شہوت و زریادہ صبح میں رہنے سے بڑھ کر ناپاچھے۔
 جس شخص کا روزانہ صبح کو آٹا اور رات کو سیدھا تھکا چلے اسکو یقین کرنا چاہیے کہ وہ اپنی عمر طبعی کو پہنچے گا۔

جو شخص روزانہ دن میں اپنے سیدھے نتھنے اور رات میں اٹلے نتھنے کو روٹی سے بند کرنے کی عادت ڈالے تو چند مہینے کی عداوت سے بچھو کے ڈنک کا اس کے جسم پر کوئی اثر نہ ہوگا اور بارہ سال کے

بند سانپ کا زہر بھی اُسپر نہ چڑھے گا اور کوئی عارضہ جسم میں پیدا نہ ہوگا۔
 ضعف اور سستی کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص اسوقت سوئے کہ اٹنی سانس چل رہی ہو وہ تندرست رہے گا۔
 جو شخص اٹنی سانس چلنے کے وقت پیشاب کرنے کی عادت ڈالے اس کو عیب کی ضرورت نہ پڑے اور تندرست رہے گا۔

جو شخص اٹنی سانس چلتے وقت دو اکھائے دو اپنا پورا اثر کرے گی۔
 جو شخص سانپ کے زہر وغیرہ کا سیدھی سانس چلنے وقت علاج کرے وہ کامیاب ہوگا۔

مريض کی عیادت کو سیدھی سانس کے چلنے وقت جانا چاہیے۔
 کشتی یا جہاز میں سیدھی سانس چلنے کے وقت سوار ہونا بھیرت رہے اسی طرح تمام متحرک چیزوں پر سوار ہونا بہتر ہے۔

سال کی اچھائی بُرائی کا حال معلوم کرنا

میساکھ کے مہینہ میں جو ابتدائی سال کا مہینہ ہے شکرانہ شکرانہ میکھ میں دن یا کبھی اکیسویں دن ہوئی یا کبھی ایک سو روز کم ہوتی ہے۔ مختصر ناک یا آبی ہو اگر اسکے شروع ہونے کی ساعت میں اٹنی سانس چلتی ہو تو بھولینا چاہیے کہ اس سال بارش اپنے وقت پر ہوگی۔ اور بڑھم کا غلہ پیدا ہوگا۔ اور غلہ اوندان رہے گا۔ گھانس زیادہ پیدا ہوگی۔ تمام سال من امان رہے گا۔
 شکرانہ ہر مہینہ اس میں ہوتی ہے جنوری سے ہر مہینہ کی شکرانہ معلوم کیجئے ۱۲

گر سیدھی سانس چلتے دکھائی دے تو بیٹھ بے وقت برسے گا اور غلہ کا نرخ اوسط درجہ کارہے گا۔ گھاس اور چارہ کی قلت ہوگی۔

اگر عنصر آتشى ہوا اور سیدھی سانس کی طرف سے نمایاں ہو تو اس سال بارش نہ ہوگی۔ اور غلہ پیدا نہ ہوگا۔ قحط عام ہوگا۔ بھوسہ وغیرہ کی سخت قلت ہوگی۔ طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوں گی۔

اگر عنصر مادی کی حالت میں آتشى طرف سے دکھائی دے تو بیٹھ پوت برسے گا۔ غلہ اور چارہ کی کمی رہے گی۔ گزشتہ فصل کی ارزانی کی وجہ سے بقدر چوتھائی حصہ کے رجحان ہوگا۔ ملک میں بد امنی اور بادشاہوں میں لڑائیاں ہوگی۔ امید و بیم اور خوف میں تمام سال ختم ہوگا۔

اگر عنصر خلا کے وقت دکھائی دے تو نہایت ہی بُرا ہے۔ بیٹھ کے دروازے بند ہو جائیں گے کھیتی پیدا نہ ہوگی غلہ نہایت گراں رہے گا۔ اور دنیا میں ایک دستخیز کا عالم رہے گا۔

تتھ پر پوروشکل بچھ چیت کے مہینہ میں بھی گرانی اور رانی کی کیفیت بیاکھ کی طرح سمجھنی چاہیے۔

پونج مہینہ کی شکر انت ستائیسویں یا اٹھائیسویں دو شنبہ جمعرات۔ اور چھ کو پڑے تو اس سال میں گیوں اور اکیچ کم پیدا ہوگی اور دودھ کا نرخ گراں رہے گا۔

گر سکھنا سانس چلنے کے وقت بیاکھ کے مہینہ میں شکر انت

۱۶ تتھ پر پوروشکل تا دوح اجالاک ۱۶ شکر انت ہر حصے میں ہوتی ہے ۱۶

دکھائی دے تو بارش بہت سخت ہوگی۔ تمام کھیتی تباہ ہو جائے گی غلہ کا نرخ کچھ نہ کچھ گراں ہو جائے گا۔ سلطنت میں انقلاب ہوگا اور طوائف الملوکى ہوگی۔ دیکھنے والا اس سال میں مر جائے گا۔

تیج اور نومی شوشل بچھ اساتھ کے مہینہ میں پڑے تو اس سال میں بارش کافی ہوگی اور فصل رسیج عمدہ پیدا ہوگی۔ خیریت کو کچھ نقصان پہنچے گا۔

یکشت نہ کو پر پوروشکل پڑے تو قحط کے آثار ہیں۔ زراعت میں جان نہ پڑے گا۔

اگر شنبہ کے دن تتھ نومی پڑے تو بارش کم ہوگی اور زراعت پیدا نہ ہوگی اور بہ سبب بیماری کے آدمی بہت تلف ہونگے۔

اگر چہار شنبہ کو تتھ پر پوروشکل پڑے تو قحط ہوگا تمام برسات میں برکمان پر چھایا رہے گا۔ مگر بارش نہ ہوگی۔

اگر نومی تتھ شنبہ کے دن پڑے تو اس سال ایک قطرہ بارش نہ ہوگی اور اکثر آدمی ضائع ہونگے۔

اگر کاتک کے مہینہ میں تیج سے دواوشی تک تمام ابر رہے تو سمجھنا چاہیے کہ اساتھ میں بارش خوب ہوگی۔

سادن ہسی ایکادوشی کو روشی پختہ پڑے تو بارش خوب ہوگی۔

۱۶ تیج تیسری ادوخ۔ ۱۶ نومی نون ادوخ۔ ۱۶ ہسی ایکادوشی۔ ۱۶ روشی پختہ ہند ۱۶ پختہ کے ایک پختہ ہے۔

متفرق سانسوں میں مجامعت و حمل کے اثرات

جیسا کہ کئی جگہ بیان کیا گیا ہے حکما سے ہند کی قرارداد کے موافق مجامعت اس وقت کرنا چاہیے جس وقت کہ سیدھا تختہ جاری ہو۔ اگر اسکے خلاف ہوگا تو اس کے خراب اثرات پیدا ہوں گے۔ اسی طرح عناصر کی تشریح بھی کی گئی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ عنصر خاکی یا آبی میں اگر مجامعت کی جائے اور اس سے حمل قائم ہو جائے تو صحیحہ یا سات ماہ کے عرصہ میں وہ حمل گر جائے گا۔ اور اگر اتفاقاً باقی رہا اور اس کے لڑکا پیدا ہوا تو وہ عورت بیشمار تکالیف جسمانی اٹھا کر رہی عدم ہو جائے گی اور کوئی علاج اسکے لئے کارگر نہ ہوگا۔

اگر اٹا تختہ جاری ہو اور اس وقت عنصر باہمی ہو اور عورت سے مجامعت کرے تو اسی وقت نطفہ قرار پائے گا۔ مگر چند روز میں انضباط منی کے سبب سے اس کے دماغ میں سودا اور شورش پیدا ہو جائیگی اور لڑکی پیدا ہوگی۔

اگر عنصر خلا کے وقت مجامعت سے حمل رہے تو بعد القضاے مدت حمل لڑکا بیٹ میں غائب ہو جائے گا اور لڑکی تکلیف ہوگی۔

اگر کھننا یعنی دونوں تھنوں کے چلنے کی حالت میں حمل رہے تو چند روز کی مدت میں یا وہ حمل گر جائے گا اور اگر قائم رہے گا تو اس کے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا نہایت مشہور و معروف فقیر ہوگا۔

علم النفاخس
اگر کوئی شخص پوچھے کہ ظنان عورت حاملہ ہے یا نہیں ہے تو اگر سائل نفس جاری کی طرف ہے تو نفی میں جواب دینا چاہیے یعنی کہ دینا چاہیے کہ وہ حاملہ نہیں ہے۔ اور اگر بند دم کی طرف ہے تو جواب دینا چاہیے کہ وہ حاملہ ہے۔

اور اگر دم قہری جاری ہو تو ہرگز ہرگز دو تین مرتبہ عورت سے مجامعت نہ کرنی چاہیے۔ اس واسطے کہ اس سے رطوبت کے غلبہ کا سخت اندیشہ اور بیماری کا خوف ہے۔ سچیش پیدا ہونے کا ڈر ہے مگر دم آفتاب جاری ہو تو کوئی خوف نہیں ہے کیونکہ انزال کے وقت منی بہت کم نکلے گی اور کوئی نقصان نہ ہوگا۔

جوابات مولود بذریعہ سانس

اگر کوئی سیدھی سانس کے باہر نکلنے کے وقت سوال کرے اور اس وقت مسؤل عنہ کا دم اٹا چل رہا ہو کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی تو کہہ دینا چاہیے کہ لڑکا پیدا ہوگا گر زندہ نہ رہے گا۔

اگر سائل اور مسؤل کے دم میں موافقت ہو یعنی دونوں کی سیدھی سانس چل رہی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ لڑکا پیدا ہوگا اور زندہ رہے گا اور نہایت سعادت مند ہوگا۔

اگر سائل اس وقت سوال کرے کہ اسکی سانس اٹھی چل رہی ہو اور مسؤل عنہ کی سانس سیدھی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ لڑکی پیدا ہوگی

گم کر جائے گی اور اگر مسائل اور مسائل دونوں کی سانس اُسی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ لڑکی پیدا ہوگی اور عرصہ طبع تک زندہ رہے گی۔

اگر سکھنا سانس کے چلنے کے وقت یہ سوال کرے تو جواب دینا چاہیے کہ جوڑواں دو لڑکوں کے پیدا ہو گئے۔

اگر عرصہ خلا کے وقت سوال کرے اور اسکا سانس بھی ویسا ہی چل رہا ہو تو جواب دینا چاہیے کہ حمل ضائع ہو جائیگا۔ یا عین بچہ پیدا ہوگا۔

دوسرا طریقہ اگر پوچھنے والا بوجھ کر میرے یہاں لڑکا پیدا ہو گیا لڑکی تو فوراً اپنے دونوں نٹھوں کو دیکھے اور خیال کرے کہ کون سا چل رہا ہے اگر پوچھنے والا ادھر ہی کی طرف ہو تو اُسکو بتایا جائے کہ کون سا بچہ سنانی چاہیے ورنہ لڑکی کی۔ اور اگر برابر میں ہو تو جوڑواں بچہ کی اگر حالت پریشانی میں مسؤل عنہ کا کوئی نتھنا تیز چلنے لگے تو خبر دینی چاہیے کہ بچہ پیدا ہو کر جائیگا۔

بعض لوگوں کا تجربہ ہے کہ اگر پوچھنے والا چند زناری کی طرف ہو تو لڑکی کا نشان دینا چاہیے ورنہ لڑکے کا اور اگر کھنا ہو تو خشی کی علامت ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ اگر دم خاکی یا آبی ہو تو لڑکے کی اور آتش یا بادی ہو تو لڑکی کی علامت ہے اور آکاسی میں تو لڑکی امید ہی نہ رکھنی چاہیے۔

اگر ایسی حالت میں کہ سانس ایک طرف سے دوسری طرف تبدیل ہو رہی ہو تو لڑکے متعلق سوال کیا جائے تو جواب دینا چاہیے کہ

حمل ساقط ہو جائے گا۔

غالب مغلوب کے متعلق جوابات

جو دو شخص مقابلہ کا ارادہ کر رہے ہیں اگر اپنی اپنی فتح و شکست کے متعلق دریافت کریں۔ اگر پہلا پوچھنے والا اس طرف سے آیا ہو کہ سانس اسی طرف سے جاری ہے تو جواب دینا چاہیے کہ فتح اسی کی ہوگی اسی طرح اگر دوسرا سوال کرنے والا اُس طرف سے سوال کرے جس طرف کا نتھنا بند ہے تو اُسکو بھی فتح کا امیدوار کرنا چاہیے۔

اگر کوئی شخص دو آدمیوں کے متعلق جو باہم لڑنے والے ہیں دریافت کرے کہ کسی فتح ہوگی تو غور کرنا چاہیے پوچھنے والے نے جبکا نام پہلے لیا ہے اُسی کی فتح ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ سائل اس طرف ہو کہ جس طرف سے سانس چل رہی ہو۔ اور جس کا نام بعد میں لیا ہے اور سائل اس طرف ہے کہ ادھر کی سانس نہیں چلتی تو اُسکی فتح ہوگی۔ اور اگر سائل اس طرف آیا جو صبر کا نتھنا نہیں چلتا اور مندرجہ بالا سوال کیا تو جس کا نام اول میں لے گا اُسکو شکست ہوگی۔

جنگ کے احتیاطی پہلو

جیسا کہ بیان کیا گیا جنگ اُس وقت کرنی چاہیے جس وقت نتھنا سیدھا چل رہا ہو۔

جو شخص معیم ہے اُسکو اُس وقت جنگ کرنی چاہیے جس وقت اُسکا

علم الانفس ۲۶
 نفس قمری جاری ہو۔ اور برخلات تقسیم کے کہیں سے جنگ کا ارادہ کرے
 آیتو الانفس شمسی کے وقت جنگ شروع کرے۔ ان دونوں صورتوں
 میں فتح کی اُمید ہے۔ یہ بھی قاعدہ ہے کہ حیوت دشمن سے مقابلہ کرے
 تو جو نقصان جاری ہے اُسکو دشمن کے مقابلہ سے پھیر لے اور نفس حسانی
 اُسکے مقابلہ رکھ کر جنگ کرے۔ اس قاعدہ پر عمل کرنے سے دشمن ضرور
 مغلوب ہوگا۔ یا مر جائیگا۔ حکم کا اتفاق ہے کہ اس میں کوئی شک و
 شبہ نہیں ہے۔

اسی طرح جب دشمن پر وار کرے تو سمت خالی سامنے رکھے۔
 اور جب دشمن سر پر آجائے اور وہ وار کرنا چاہے تو جانب نفس جاری
 اُس کے مقابل کر دے ہرگز زخمی نہ ہوگا۔ اور اگر زخمی ہوگا تو زخم
 کاری نہ لگے گا۔

اگر نفس قمری جاری ہو تو قمر کے مقابل یا چپ رکھنے سے اور اگر
 نفس شمسی جاری ہو تو آفتاب کو پس پشت یا سیدھی طرف رکھنے سے
 بڑائی کرنا چاہیے اُمید ہے کہ فتح ہوگی۔

اگر تقسیم کا نفس قمری جاری ہو اور چاند مشرق یا شمال کی جانب ہو
 تو اُس کی فتح ہوگی۔ اور اگر آنے والے کا نفس شمسی جاری ہو اور سورج
 تقسیم کے مغرب یا جنوب میں ہو تو آنے والا فتح پائے گا۔ یہ بات اس طریقہ
 سے معلوم ہو سکتی ہے کہ جب قمر مثلثہ آتشیں حمل اسد یا قوس میں ہو تو
 وہ مشرقی سمت مانی جائے گی۔ اور اگر مثلثہ بادی یعنی جوز امیزان دلو

میں ہو تو قمر مغربی ہوگا۔ اور اگر مثلثہ آبی یعنی سلطان عقرب حوت میں ہو تو
 شمالی ہوگا۔ اسی طرح سورج کو قیاس کرنا چاہئے۔ دم شمسی کے جاری ہونے
 کے وقت اگر کوئی شخص کسی قلمہ کی فتح یا جنگ کے لئے جانے کی اجازت
 طلب کرے تو اجازت دیدینا چاہئے کیونکہ اسی کو کامیابی ہوگی۔

اگر سائل اُس وقت کہ مسلول کا دم شمسی جاری ہو اور وہ جانب چپ
 کھڑا ہو تو اُسکو جواب دینا چاہئے کہ مبارک ہے۔ اسی طرح اگر سائل
 کا دم قمری جاری ہو تو بہتر ہے۔ اور دم شمسی میں ملنے ہو نا چاہئے۔

جو شخص سیدھی سانس چلتے وقت جب کہ عنصر آتش ہو جنگ کے
 واسطے روانہ ہو تو یقینی فتح ہوگا۔

جو شخص کہ عنصر آبی کے وقت روانہ ہوگا زخمی ہو کر واپس آئے گا۔
 جو سردار عنصر خلا کے وقت جنگ کے لئے روانہ ہوگا۔ وہ جنگ
 میں مارا جائیگا۔

جو شخص کہ عنصر خاک کے وقت روانہ ہوگا۔ پتھر جنگ کے مصائب
 کے ساتھ واپس آجائے گا۔

عنصر آتش جنگ کے واسطے بہتر ہے۔
 اگر وہ مخالف سردار سیدھی سانس کے چلتے وقت بارادہ جنگ سوار
 ہوں تو ان میں سے اُسکی فتح ہوگی جو پہلے سوار ہوا ہے۔

سکھنا سانس کے چلتے وقت جو کوئی جنگ کے واسطے روانہ
 ہوگا اُسکو پھر واپس آنا نصیب نہ ہوگا۔

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ غنیم کا لشکر آ رہا ہے یا نہیں تو اگر اٹھی سانس چلتی ہے اور پوچھنے والا اٹھی ہی طرف ہے تو یہ نشان ہے کہ غنیم کا لشکر آ رہا ہے۔ اور اگر پوچھنے والا سورج نارہی یعنی سیدھے تھنے کی طرف ہے تو جواب دینا چاہیے کہ لشکر نہ آوے گا۔ اور اگر آتشی یا بادی ہو تو آئے گا۔ اکاسی ہو تو کوئی جواب نہ دینا چاہیے۔

اگر صلح یا لڑائی کی جگہ کے متعلق سوال کیا جائے تو چند نارہی سانس کے وقت جواب دینا چاہیے کہ پیچھے کی طرف صلح ہوگی۔ اگر سورج نارہی کے وقت سوال کیا جائے تو سامنے کی طرف۔ اگر فاکس سانس ہو تو لڑائی بہت زبردست ہوگی اور بہت آہی زخمی ہوں گے اور اگر آتشی بادی یا اکاسی ہو تو دونوں طرف بہت نقصان پہنچے گا۔ اور اگر آبی ہو تو صلح ہو جانے کی امید ہے۔

اگر کوئی اپنے اوپر دشمن کے متعلق ایسی حالت میں سوال کرے کہ فاکس سانس ہو تو جواب دینا چاہیے کہ جنگ ہوگی اور بہت سے آدمی ضائع ہوں گے۔ اور اگر سانس آتشی ہو تو پوچھنے والا بیخ و بھر واپس آئے گا۔ اور اگر بادی ہو تو شکست کی خبر دینا چاہیے۔ اگر اکاسی ہو تو پوچھنے والا اسی لڑائی میں مارا جائے گا۔ اور آبی ہو تو صلح ہو جائے گی۔

اگر وہ ایسے شخصوں کے متعلق سوال کیا جائے جن میں ایک اپنے وطن کا اور دوسرا غیر جگہ کا رہنے والا ہے۔ ایسی صورت میں

اگر چند نارہی سانس ہے تو طینی کو اور اگر سورج نارہی ہے تو غیر وطنی کو فتح ہوگی۔ اور اگر پوچھنے والا اٹھی طرف ہو اور سانس چند نارہی ہو تو نام کے اعداد و جوڑ باجا نہیں جسکے حرف جفت ہوں گے اسی کی فتح ہوگی۔ اور اگر پوچھنے والا سورج نارہی کی طرف ہو اور سانس بھی سورج نارہی ہو تو جسکے حرف طاق ہوں گے اسی کو فتح ہوگی اور اگر سانس اٹھی طرف ہو جو صہر کا تھنا چل رہا ہے اور دونوں کے نام جوڑنے سے ایک سے حرف نکلیں تو جس کا نام پہلے لیا ہے وہ فتح ہوگا۔ اور اگر پوچھنے والا ادھر ہے جدھر کا تھنا بند ہے تو صورت مت رجبہ بالا میں اسکو فتح ہوگی جس کا نام بعد کو لیا ہے۔

بھاگے ہوئے کے متعلق جوابات

اگر قمری سانس کے چلنے کے وقت سائل اپنے کسی غلام وغیرہ کے بھاگنے کے متعلق سوال کرے تو یہ بہتری کی علامت ہے۔ اگر اسی طرف سے کہ دم قمری جاری ہے اگر یہ سوال کرے کہ بھاگنے والا زندہ ہے یا مر گیا اور اسکا بھی وہی تھنا چلتا ہو جو مسئلہ عنہ کا چل رہا ہے تو جواب دینا چاہیے کہ بھاگنے والا زندہ ہے۔

اگر اس طرف آکر کھڑا ہو یا بیٹھا جدھر کام جاری ہے تو بھی یہی مندرجہ بالا جواب دینا چاہیے۔ اگر سمت مخالف سے آئے اور اسوقت سانس کی رفتار تیز نہ ہو تو جواب دینا چاہیے کہ مر گیا۔

اگر اس حالت میں کہ سانس خاکی چل رہی ہو اور بھانگے ہوئے کے آنے کے متعلق سوال کیا جائے تو جواب دینا چاہیے کہ وہ میں تلاش کرو بھانگے گا۔

اگر آبی کے وقت مندرجہ بالا سوال کیا جائے تو جواب دینا چاہیے کہ جلد واپس آئے گا اگر بادی کے وقت سوال کرے تو کہہ دیا جائے کہ وہ کسی دوسری جگہ چلا گیا۔

اگر آتش کے وقت میں سوال کیا جائے تو مر جانے کی علامت ہے۔ اگر آکاسی کے وقت پوچھا جائے تو کوئی جواب نہ دینا چاہیے۔

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ بھانگے والا کس طرف گیا ہے تو عنصر کی خاصیت دیکھ کر حکم لگانا چاہیے اگر اس وقت عنصر آتش ہے تو بھانگے والا مشرق کی طرف ہے اور اگر بادی ہے تو شمال کی طرف ہے اور اگر خاکی ہے تو جنوب کی طرف ہے۔

چونکہ عناصر کا معلوم کرنا کچھ دیر چاہتا ہے جسکی تفصیل اس کتاب میں موجود ہے مگر چونکہ فوراً جواب دینے کی وجہ سے اتنی مہلت نہیں مل سکتی اس واسطے جلد سے جلد اس صورت سے عناصر کی حالت معلوم کر سکتا ہے کہ سوال کرتے ہی معلوم کرے اگر اس وقت سانس یا وہ اٹکل جلتی ہے تو سمجھے کہ عنصر آتش ہے اور اگر آٹھ اٹکل جلتی ہے تو سمجھے کہ بادی ہے اور اگر چار اٹکل جلتی ہے تو آبی ہے اور اگر اس سے بھی کم ہو تو خاکی ہے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ جو سانس اوپر کی طرف جائے

وہ آتش ہے۔ اور جو برابر جاتا ہے وہ بادی ہے اور جو بھاری چلتا ہے وہ آبی ہے۔ اور جو سخت چلتا ہے وہ خاکی۔ تجربہ کار کو ان سب کی شناخت ہو سکتی ہے۔ مگر مجھے ایک کامل شخص سے یہ معلوم ہوا کہ پانچ رنگوں کی گولیاں جیب میں ڈال لے یعنی وہ رنگ کہ جس عنصر کا خورنگ ہو اسی کے موافق شیشے کی گولیاں جیب میں رکھے جیسے ہی کوئی سوال کرے فوراً گولی جیب سے نکالے جس رنگ کی گولی نکل آئے اس وقت وہی عنصر ہے اسی کے موافق حکم کرنا چاہیے۔ یہ طریقہ نہایت ہی آسان ہے۔

اسرار دلی کے جوابات

اگر کوئی سوال کرے کہ اس وقت ہمارے دل میں کیا ہے اور کس قسم کے خیالات ہیں تو اپنی سانس پر غور کرے اگر خاکی چل رہا ہے تو جواب دینا چاہیے کہ اس وقت مجھے گھاسوں درختوں یا زراعت وغیرہ کا خیال ہے۔ اور اگر سانس آبی ہے یا بادی تو جواب دینا چاہیے کہ جاندار کے خیالات ہیں۔ اگر آتش ہے تو جمادات یا معدنی چیزوں کا خیال ہے اگر آکاسی ہے تو کہنا چاہیے کہ صرف دھوکہ ہے۔ تمہارے دل میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ فلاں خبر جو آڑی ہوئی ہے صحیح ہے یا جھوٹ ہے۔ اس وقت اگر اٹھا تھا چلتا ہو تو کہہ دے کہ صحیح ہے اور اگر سیدھا ہو تو کہہ دے کہ جھوٹ ہے اسکی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

بیمار کی شفا و عدم شفا کے جوابات

اگر کوئی شخص بیمار کی زندگی اور موت کے متعلق سوال کرے تو اگر بیمار کے نام کے اعداد و اطاق نہیں اور جواب دینے والے کا وہ شمس ہے اور اس کا بھی اوہر ہی سے آیا ہے تو جواب دینا چاہیے کہ شفا ہو جائیگی اور اگر سانس قہری ہے۔ اور بیمار کے نام کے اعداد و حفت ہیں اور اس کا مسئلہ عنہ کے سانس کی طرف سے آیا ہے تو بیمار کے مرجانے کی علامت ہے۔ بعض کا یہ قول ہے کہ اگر بیمار کے متعلق سوال کرے اور اس کا عنہ کی سانس چند ناری ہے مگر اس کا سورج ناری کی طرف ہے تو بیمار مرجائیگا۔ اور اگر دونوں کی سمت متعلق ہے یعنی چند ناری سانس ہے اور اس کا بھی چند ناری کی طرف ہے تو بیمار جلد تندرست ہو جائیگا۔ اگر دریافت حال مسئلہ عنہ کی سانس سورج ناری ہے اور اس کا بھی اوہر ہی ہے تو بیماری کے طول کی علامت ہے۔ مگر مریض خیر میں چھا چکا ہے بعض اس طرح جواب دیتے ہیں کہ سانس کو دیکھتے ہیں اگر دروازہ بند اور اپنے شباب پر چل رہی ہے تو بیمار کی صحت کا نشان ہے اور اگر متعلق ہو کر دوسرے شخص کی طرف جاری ہے تو برعکس سمجھنا چاہیے۔ جو سانس خوب چل رہی ہو اس کو نفس زندہ اور جو بہت کم ہو اس کو نفس مرده کہتے ہیں علیٰ ہذا القیاس تمام قسم کے بیماریوں مثلاً زہر کھانے والے۔ یا اسباب مرہ وغیرہ کو اسی قاعدہ کے مطابق جواب دینا چاہیے۔

چونکہ حکمانے مرگ و حیات کی خارجی اور بھی شناختیں مقرر کی ہیں لہذا مناسب موقع سمجھ کر وہ بھی لکھی جاتی ہیں۔ جواب دینے والے کو چاہیے کہ وہ مسائل کے جواب میں تامل کرے اور ان علامات کے معلوم کرنے کے بعد جواب دے۔

اگر مریض کو آفتاب کی شعاع نظر نہ آئے تو پندرہ روز کے بعد مرجائے گا۔ اگر غور کرنے پر وہ جگہ جو دونوں بھوؤں کے درمیان میں ہے دکھائی نہ دے تو وہ روز دن کے بعد مرجائے گا۔ اگر آئینہ چلی ہو پیشانی نہ دکھائی دے تو پندرہ روز میں مریض مرجائے گا۔ جب دونوں سانس ساتھ ساتھ چلیں تو مریض پانچ ساعت کے بعد مرجائیگا۔

جب ساعت میں نقصان عائد ہو تو ایک ہفتہ زندگی کا باقی سمجھنا چاہیے بعض کہتے ہیں کہ ایک شبانہ روز ایسا ہوتا ہے۔

جب بصارت میں فرق آجائے تو پانچ روز زندگی کے باقی ہیں۔

جب خوشبو اور بدبو کی تیز نہ رہے تو تین روز زندہ رہیگا۔

جب زبان منہ سے باہر نہ نکلے تو دوسرے روز مرجائیگا۔

جب تیل یا پانی وغیرہ میں صورت نہ دکھائی دے تو پانچ روز زندگی کے باقی رہے ہیں۔

اگر ناک نہ دکھائی دے تو صرف تین روز موت میں باقی ہیں۔

جب سانس منہ سے آنے جانے لگے تو وقت موت بہت قریب ہے۔

جب عادات و اطوار میں فرق آجائے۔ مزاج میں اگر برابری ہے تو اسکے بجائے سختی اور اگر سختی ہے تو اسکے بجائے نرمی پیدا ہو جائے۔ تو وہ مریض زندہ نہ رہے گا۔ ہر شخص کی خواہ وہ کتنا ہی پیارا ہو بہت کم بھارتی ہے۔ دل پر ایک ویرانی کا سا عالم رہتا ہے۔ آنکھوں میں ایک سرورِ خفیف سا رہتا ہے۔ اور دماغ بھولا بھولا سا رہتا ہے۔

جب آواز میں فرق بین پیدا ہو جائے تو دو ہفتے سے زیادہ زندگی نہیں ہوگی۔

جب زبان کا مزہ جاتا رہے تو دو روز زندگی کے باقی ہیں۔

جب چہرہ کے تمام خط و خال متغیر ہو جائیں تو بارہ گھنٹے سے زیادہ زندگی کی امید نہیں ہے۔

جوابات عام

اگر کوئی سائل سانس کے جاری ہونے کے وقت کوئی سوال کرے تو جو کچھ سوال کیا ہے خواہ وہ اچھا ہو خواہ بُرا بلا تکلف جواب دینا چاہیے کہ وہ کام ہو جائے گا۔ اور اگر خالی تھنے کی طرف سے آکر سوال کرے تو جواب برعکس دینا چاہیے۔

اگر سائل مسؤل عنہ کے مقابل میں ہو یا چھت پر ہو یا اور کسی ہی جگہ پر کہیں ہو۔ یا الٹی طرف ہو تو ان صورتوں میں جانب چپ شمار کرنا چاہیے۔ اگر اس وقت سانس الٹی جاری ہو تو بھی جواب بہتر دینا چاہیے۔

<https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>

اگر سائل سیدھی طرف یا پس پشت یا نشیبی جگہ پر ہو تو اس صورت میں اسکو سیدھی طرف سمجھنا چاہیے۔ اور اس صورت میں اگر سانس شمسی ہو تو جو کچھ وہ پوچھے اس صورت میں بہتر جواب دینا چاہیے۔ اور اسکے برعکس جو اسب دینا چاہیے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر سائل سوال کرتے وقت نفس شمسی کی طرف ہو تو عبارت سوال کے اعداد و نکال کر گن لینے چاہئیں۔ اگر خالق ہو تو اس کا کام ہو جائے گا۔ اور اگر حجت ہے تو کام ہونے کی امید نہیں ہے۔ اسی طرح اگر نفس قمری کی طرف سائل ہو تو اس کے صرف سوال کی طرف توجہ کرے اور جمع کر کے دیکھے اگر حجت ہے تو بہتر میں ورنہ برعکس۔

بیان کیا گیا ہے کہ نفس شمسی میں جو حاجت بادشاہ وغیرہ سے چاہی جاے اس کے پورے ہونے کی امید ہے۔ مگر سیدھی طرف سائل کا زیادہ چلنا انسان کی پریشانی خاطر کی دلیل ہے۔ اور کاموں کا شروع کرنا نفس قمری میں اچھا ہے۔

جب صبح کو اٹھے تو دیکھے کہ کون سی سانس چل رہی ہے اور دیکھے کہ اس روز کے ستارہ سے موافق ہے یا نہیں۔ اگر موافق ہو یا موافق کرے تو تمام خوشی اور شادمانی کے کام اس روز انجام دے سکتا ہے۔ اور اگر اس روز کے ستارہ اور سانس میں موافقت نہیں ہے تو وہ دن گس ہے اس روز کوئی ایسا کام نہ کرے ورنہ پریشانی ہوگی۔

سائنس کے ذریعہ سے حُب کے عمل

سات روز صبح کے وقت جبکہ دم قمری جاری ہو سات گھنٹہ پانی اُسوقت پئے جبکہ سانس اندر جاری ہو۔ یعنی جب سانس اندر جائے اسی وقت ایک ایک گھنٹہ کر کے پی لے یا ایک دم پی لے اور اپنے خیال میں اُس مشق کو اپنے حکم کا تابع تصور کرتا رہے اس عمل سے اُس کو بہت سخت محبت ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص کسی عورت پر عاشق ہو تو قمری سانس چلنے وقت سنبل کی کھڑکی بقد رسات اُٹھائیوں کے لے کر کسی جگہ گاڑ دینا چاہیے۔ وہ نہایت مہربان ہو جائیگی۔

اسی طرح اگر حالت مجامعت میں عورت کے ہونٹ پر ہونٹ بھکھکریاں لے کر اُسوقت کہ نفس قمری جاری ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں جو مرد کی سانس سے ہوا نکلے گی اسی سے وہ عورت سانس لے گی یا کما لکم دوسری ہوا میں شامل ہو کر وہ اُسکی سانس میں ترکیب ہوگی غرض کہ اکیس مرتبہ سانس عورت کے نچھے میں پہنچے وہ سخت ابلد اور ہو جائے گی اور اگر عورت یہ کرنا چاہے تو وہ بھی اکیس سانسیں مرد کے نچھے میں پہنچا دے مگر اُسکی سانس اُٹنی ہو نا چاہیے۔ اگر اپنی سات سانسیں سیدھی عورت کے کان میں پہنچا دی جائیں تو محبت کے لئے وہ بھی اکسیر ہیں۔

ستاروں کی تزئین اور تائیت یہ ہے۔ زحل ہونٹ۔ شتری تزئین مگر مریخ تزئین۔ شمس تزئین۔ زہرہ ہونٹ۔ عطارد خفی۔ قمر ہونٹ ہے۔
ذول کی تزئین تائیت یہ ہے۔ شنبہ ہونٹ۔ کیشہ تزئین۔ دو شنبہ ہونٹ۔
سہ شنبہ خفی۔ چار شنبہ ہونٹ۔ پنج شنبہ تزئین۔ مگر جو ہونٹ۔
اگر کوئی شخص بچے کے پڑھنے پڑھانے۔ یا شادی یا نکاح وغیرہ کے لئے یا تجارت کے متعلق سوال کرے تو اگر اُس وقت عنصر آبی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ جلد کامیابی ہوگی اور اگر خاکی ہو تو بہ دیر اور ہوائی ہو تو بہت تھوڑی دیر۔ اور آتش ہو تو جواب دینا چاہیے کہ خاتمہ کے بعد نقصان کا اندیشہ ہے۔ اور آکاسی ہو تو کوئی کام نہ ہوگا۔

اگر بچہ کے متعلق دریافت کیا جائے۔ اور اُس وقت سانس خاکی یا آبی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ بارش ہوگی۔ مگر عنصر آبی میں زیادہ تر بارش کی امید ہے۔ اور اس وقت عام طریقہ سے وہ نفع پہنچائیگی۔ اور اگر بادمی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ اگر بارش ہوگا مگر بارش کی امید نہیں ہے۔ اور اگر آتش ہے تو کچھ ترشح ہوگا۔

اگر کھیتی کے نفع نقصان کے متعلق سوال کریں تو اگر سانس آبی یا زمینی یعنی خاکی ہو تو اچھی پیداوار ہوگی۔ مگر خاکی میں زیادہ ہوگی۔ اور اگر بادمی ہو تو پیداوار معمولی ہوگی اور آتش ہو تو پیداوار بالکل نہ ہوگی۔ آکاسی میں لاطعی کا جواب دینا چاہیے۔

تسلی قلب کے واسطے یہ عمل بے مثل ہے۔ کیشہ کہ چاند برج سرطان میں ہو آفتاب کے طلوع ہونے کے وقت جبکہ دم قمری ہو۔ چھ لکڑیاں پیل پیل سنبیل۔ پھنڈا کیمراور دو کسی شیریں میوہ دار درخت سے لیکر چار لکڑیاں چار سمت گاڑوے اور دو لکڑیاں اُسکے درمیان میں ایک اپنے نام سے اور ایک مطلوب کے نام سے۔ مگر اتنی کہ چار انگل زمین سے اوپر رہے۔ اور ایک کچا دھاکا لے کر سات تار اُسکے اُن لکڑیوں پر یہ کہتے ہوئے کہ فلاں کی دوستی کے لئے لپیٹا ہوں لپیٹے۔ اس عمل سے وہ عزیز ترین مخلوق ہوگا۔

اگر کوئی شخص سخت مخالفت ہو تو اس وقت جبکہ قمری سانس چل رہی ہو کسی بارش میں جاکر ایک سو اٹھ پھول کسی ایک قسم کے لے کر جمع کرے اُسکے بعد دریا پر جاکر ایک ایک پھول اُسکا نام لے کر دریا میں ڈالتا جائے یہاں تک کہ تمام پھول دریا میں ڈال دے وہ شخص بے حد مہربان ہو جائیگا۔

اگر کسی کو اپنے اوپر دوست اور مہربان کرنا ہو تو دم شمس کے چلنے کے وقت سات مرتبہ اُسکے سیدھے پانوں کی خاک اٹھا کر دوسری خاک میں اُس شخص کے دروازے کے سامنے ڈال دے۔ اور وہاں سات دائرہ بناوے جیسے ہی اُسکا پانوں اُس دائرہ میں پڑے گا دوست ہو جائے گا اور ہر وقت عمل کرنے والے کی طرف اُسکی توجہ مبذول رہے گی۔

اگر کسی دشمن کو اپنے اوپر مہربان کرنا ہو تو پیر کے دن قمری سانس چلتے وقت اُسکے سامنے جاکر اُس کے بائیں طرف بیٹھ جائے۔ اُسکی دشمنی دوستی سے مہربان ہو جائے گی۔

بعض کے عملیات سانس کے ذریعہ سے

دشمنوں کی زبان بندی کے لئے یہ عمل مجرب ہے۔ جو وقت کہ دم قمری چلتا ہو سات لکڑے سوم کے اپنے منہ میں لے لے اور اُن کو منہ سے نکال کر سب کو اپنے ساتھ لے لے پھر اُس شخص کے پاس چلا جائے۔ بدگوئی سے اُس کی زبان بند ہو جائے گی۔

اگر چاہے کہ دشمن آوارہ اور پریشان ہو جائے تو دم شمس کے چلنے کے وقت مرگھٹ میں چاکر چلے ہوئے مردہ کی خاک لے لے اور اُسے ہاتھ پر رکھ کر دریا کے کنارے چلا جائے اور دشمن کو اپنے متخیلہ میں جاکر کر کے جو وقت کہ سانس باہر نکلتے وہ خاک دریا میں ڈال دے وہ شخص آوارہ اور پریشان ہو جائے گا۔

دشمن کی ہلاکت کے واسطے دم شمس کے چلنے کے وقت کسی مردہ کی جلی ہوئی خاک لے کر ۴۱۔ وائے مسروس کے اُس میں ملا کر مدار کی لکڑی لیکر آگ جلائے اور وہ مسروس ملانی ہوئی خاک اکیس مرتبہ کر کے اکیس چھوڑوے اور دشمن کا خیال رکھے۔

اگر دو شخصوں میں دشمنی کوئی منظور ہو تو دم شمس کے جاری ہونے کے وقت تیشہ سے ایک سو بیس جگہ مدار کے درخت کو گوردے۔

جس لکڑی سے مردہ جلاتے ہیں وہ چار لکڑیاں آدھی چلی ہوئی لے آئے اور دم شمس کے اجرا کے وقت جہاں دشمن رہتا ہو وہاں اُن کو

دشمن اپنی جگہ بے حس و حرکت رہ جائے گا اور جل پھرنے سکے گا۔
 جو وقت کہ دم شمسی جاری ہو تو کان لے کر دھکے کے کان سے تھوڑا سا
 خون لے لے اور کوسے کے پر کے اوپر سیدھی طرف چار مرتبہ اور کٹی طرف
 تین مرتبہ دشمن کا نام لکھا کر چھوڑ دے وہ شخص تباہ اور آوارہ ہو جائے گا۔
 اگر دو آدمیوں میں دشمنی کرنا منظور ہو تو مدار کے سات پھول دم کی
 کے اجرا کے وقت لے لے اور ان دونوں آدمیوں کا نام لے کر جلاوے
 دشمنی ہو جائے گی۔

اگر کسی دشمن کو دوست بنانا اور اپنے اوپر مہربان کرنا منظور ہو تو
 دم شمسی کے اجرا کے وقت پیل کی ایک لکڑی بمقدار سات انگلی کے
 لے کر اپنے پاس رکھے اور دشمن کے پاس چلا جائے جب وہاں سے
 واپس آوے تو اُسے پاؤں پر زور دیکر بیٹھے اور وہ لکڑی اُس کے
 دروازے کے سامنے مدفون کر دے اُس وقت کے بعد وہ دوست ہو جائیگا

جو گیوں کے بعض عمل جو سانس سے متعلق ہیں

جو چند چیزیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں یہ تعدد و جوگوں کے
 متعلق ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ راجہ جنک باوجود ملک و مال اور
 نظاہری جاہ و احتشام کے اکتساب ریاضت میں استغدر کو شاں ترہا تھا
 کہ خیرانروایان ماضی و حال میں سے کوئی اُسکے برابر نہیں ہوا اپنے
 کمالات کے اکتساب کی وجہ سے ہمیشہ سیدھی انگ کی ران کے

بچے ایک انگلی کی انگلیوں کی آگ سے بھری ہوئی رکھتا تھا اور آگ کا زورہ
 برابر آہیراثر نہ ہوتا تھا۔ اُسے پاؤں کے تلوے سے ہمیشہ حسین عورتوں
 کی چھاتیوں پر ساس کرتا تھا مگر کبھی حرص ہوا اور شہوت کا اسپر تریز ہوتا
 تھا۔ اسی طرح ہندی کتابوں میں مرقوم ہے کہ سری سدا شیو جی جنہوں
 نے بہت سے اسمار پنیانی ظاہر کئے ہیں سدھ آسن مانے کیلاش کے
 چھائری بیٹھے ہوئے رات دن عبادت و ریاضت میں مصروف ہیں اور
 پارٹی جی اُسے قدم پر بیٹھی ہیں مگر کبھی ان کو ملاعبت اور مجاہبت کی
 خواہش نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ یہ سب راج جوگ کا اثر ہے۔ لہذا جو شخص
 اپنے نفس پر پورا پورا قابو پانا چاہے اور اپنی جا و بجا خواہشات چھوڑنے
 کی اوزر رکھتا ہو اُسکو راج جوگ کا عمل کرنا چاہیے مگر کرنے سے پہلے سترگ
 ذیل چیزوں سے پرہیز کرنا بہت ضروری ہے۔

فدا کر دمی۔ یا تیز اور زیادہ نمک۔ یا بہت گرم اور بہت ٹھنڈی
 نہ کھائے۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز کرنا ہے۔ سجنہ کی پھلی۔ اور
 مولی تیل۔ کھٹا دہی۔ چنا۔ گدوم۔ بسن۔ پیاز۔ بظلم۔ زیادہ شیرینی منسل
 وغیرہ کے نہ کھائے۔ اُسکے ایک سو میں عمل ہیں۔ مگر چند عمل ان میں سے
 ایسے ہیں کہ دنیا وار بھی کر سکتے ہیں ہم ان میں سے کچھ لکھتے ہیں۔

(۱) جو وقت پیشاب کرنے کے لئے بیٹھے تو سانس کو کھینچے اور پیشاب
 نہ کرے بلکہ ایک ایک قطرہ پیشاب کی عادت ڈالے۔ جب قضاے
 حاجت کی ضرورت ہو تو بائیں طرف زور دے کر بیٹھے۔ اور

علم الانفاس ۶۳
 سگھتی رہے کہ جو دریافت کرنے پر تجربہ کاروں سے معلوم ہو سکتی ہے اُسے ہاتھ
 کی پہلی انگلی سے دبائے اور سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے سے بائیں ہاتھ دبانے
 اور سیدھے ہاتھ سے سانس زور سے کھینچے اور چار لحظہ تک روکے رہے
 بعد ازاں آہستہ آہستہ اُٹھی طرف سے سانس کو نکال دے اور اس حالت میں
 اپنی پیشانی پر نظر رکھے یہاں تک کہ اس طریقہ سے پیشاب باہر نہ آسکے جیسا
 پاخانہ سے فراغت پائے تو آسن مار کر بیٹھ جائے اور چار گھنٹہ تک
 پیشاب نہ کرے اس عمل سے انسان کے زور و قوت میں بچید اضافہ
 ہو جاتا ہے۔ مگر اس عمل کو مشاقوں سے سیکھنا اور ایک جاننے والے
 سے دریافت کرنا ضروری ہے خود نہیں ہو سکتا۔

دوسرا طریقہ

ہر وقت یہ خیال رکھے کہ سانس کو نہایت آہستگی سے کھینچ کر پھوپھو راجھا
 اور ہر وقت اس عمل میں مشغول رہے چھ مہینے کے بعد اسکی نیند جاتی رہے گی
 اور اگر نیند آئے گی تب بھی اُس میں بیداری کی صفت موجود رہے گی۔
 یعنی سوتے میں بھی وہ ہر بات کو سمجھے گا۔ اور جو کچھ اس عالم میں منے گا
 وہ بات اُسکو یاد رہے گی۔ اسکی طبیعت سے حرص و ہوا آسٹوت وغیرہ کی
 خواہشات دور ہو جائیں گی ہر وقت خوش و خرم رہے گا۔

دوسرا طریقہ

کھانے سے پہلے اتنا پانی پیے کہ پیاس سے زیادہ ہو جب خوب
 لہ رنگ آئیں گے بچے ہے۔

علم الانفاس ۶۴
 بی چکے تو دونوں ہاتھ بند کرے اور وہ پانی آہستہ آہستہ نکالنے کے طریقہ پر کرتا
 رہے۔ مگر یہ چونکہ ہندی کے واسطے دشوار ہے اس لئے اُسکو یہ چاہئے کہ
 وہ حلق کے گوشے پر انگوٹھا رکھ کر منہ کی راہ سے پانی نکالے ایک مہینہ تک
 اس عمل سے کرنے سے کوئی مرض نہیں پیدا نہ ہوگا۔ یہ عمل مجرب ہے۔

دوسرا طریقہ

ایک سفید کپڑے نیم کہن کی پٹی لے جو مقدار میں ۱۶ ہاتھ لمبی ہو اور
 چار انگلی چوڑی ہو اُسکو پانی یا گائے کے دودھ میں بھجوا کر آہستہ آہستہ
 نکلنے سے پانچ سات روز اسکا کرنے سے عادت ہو جائے گی اور سب گل سک جائے گا۔
 جب بقدر ایک یا ایک باشت یا ایک ہاتھ کے باہر رہ جائے تو تھوڑی دیر پھر جا
 اسکے بعد آہستہ آہستہ اسکو باہر کی طرف کھینچنا شروع کرے جب عادت
 ہو جائے تو ہفتہ میں ایک مرتبہ یہ عمل کرتا رہے تاکہ تمام امراض صفراوی
 اور ذہنی مثل بُرائی کھانسی اور باد کو نہ اور برص وغیرہ کے رفع ہو جائیں گے۔
 نہایت عمدہ اور مجرب ہے۔

دوسرا طریقہ

کچے سوت سے ایک تین لڑکا لگا لگائیں اگر زیادہ لڑکوں کا بھی
 ہو تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ غرض یہ کہ سخت ہو۔ طول میں دیر ہوا
 ہونا چاہئے۔ پھر اسپر تھوڑا موم گرم کر کے مل دینا چاہئے۔ صبح کی وقت
 جب منہ دھوئے تو پہلے اُسے سیدھے ہاتھ میں ڈالے جب وہ ٹھنڈا
 ہو تو صبح جائے تو دو چار لحظہ صبر کر کے نکال لے پھر بائیں ہاتھ میں ڈالے

اور کمال سے اس طرح چار ماہ تک کرتا رہے اس عمل سے آنکھوں کی تمام بیماریاں جاتی رہیں گی اور اگر وقت تک بینائی کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

دوسرا طریقہ

کھانا کھانے کے بعد کوسے کو صاف کرے اور کھینچے یہ عمل بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

دوسرا طریقہ

اپنی پیشانی پر نظر جمانے کی عادت ڈالے اس سے انفارماتیائی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

دوسرا طریقہ

پہلے چار انگلی تک کے سامنے دیکھنے کی عادت ڈالے اور پھر رفتہ رفتہ پیشانی پر نظر جمائے نور حقیقت کا مشاہدہ کرے گا جو چراغوں یا بجلی کے طور پر ہوگا۔ صبح کے وقت چار گھنٹے متواتر یہ عمل کرنا آنکھ کے پھولے اور ناخنہ وغیرہ کو دور کر دیتا ہے۔ اور بینائی اس قدر تیز ہو جاتی ہے کہ دن میں تار سے دیکھ سکتا ہے۔

دوسرا طریقہ

کان ہونٹ آنکھ وغیرہ دروازے سے ہم کے سرد کرے اور ایک خاص نور کے ظہور کا خیال کرے جو کچھ کی طرف سر کے اوپر ہے اور اندر کے دم کو کانوں کی طرف سے جو دروازہ آسمانی کئے جاتے ہیں کھینچے۔ اسی وقت دس آوازیں سنائی دیں گی۔ اور از رنہور بھونچا سیاہ۔

کھینچے۔ بالہ سری نقارہ۔ بین۔ گرج۔ سنگھ۔ دریا۔ کرنا۔ جھانچھ۔ اور پھر مینہ تک یہ عمل کرنے سے الہام غیبی کا دروازہ دل پر کھل جائے گا۔

دوسرا طریقہ

چاندنی یا صوب میں جب آفتاب طلوع ہوتا ہو۔ یا چراغ کی روشنی میں پانچ ساعت کھڑا ہو کر سر جھکا کر اپنے سایہ پر نظر جاتا رہے چند روز میں اس عمل کی برکت سے اپنے عکس کو جو ہوا میں منکوس ہے دیکھے گا۔ چھ سات ماہ تک دیکھنے کے بعد اس سے جو حالات دریافت کرے گا وہ جواب دیگا۔ اور آئندہ اور غیب کی خبریں بتائے گا اگر چند روز تک آئینہ برنجی میں اسی طرح کچھ دیر تک اپنے عکس پر نظر جمائے رہے تو سات آٹھ ماہ میں یہی صورت پیدا ہوگی۔

دوسرا عمل

ہر وقت باواپائن پر کہ ناف سے اوپر حرکت کرتی رہتی ہے اور وہ جگہ عبور مٹی کی ہے اپنا خیال جمائے رکھے تو اس کی مٹی اُسکے اختیار میں آجائے گی اور اس کے بغیر خواہش کبھی اس کو انزال نہ ہوگا۔ آنکھوں کی روشنی بڑھتی جائے گی۔

دوسرا عمل

چاہیے کہ دونوں بھونٹوں پر نظر جمائے اور جب تک کوئی نور چراغ کی طرح دکھائی نہ دے اس وقت تک اپنے آپ کو کسی دوسرے

سے ایک ہوا ہے جو ناف سے اوپر رہتی ہے۔

کام میں مشغول نہ کرے۔ جو گیوں کے یہاں یہ ریاضت کا پہلا درجہ قرار دیا گیا ہے۔

دوسرا عمل

اسی طرح رفتہ رفتہ سہولت کے ساتھ آٹھ اٹھی بھاتی کے نیچے جہاں دل کا مقام ہے دیکھنا شروع کرے اور خوب نگاہ جانے کی عادت ڈالے اس سے الوار و بجلی کا مشاہدہ ہوگا اور اس قدر نور دکھائی دے گا کہ چاہے تو سونے میں آگ کا بیروں سے لگا۔

دوسرا عمل

پیکھناں جو نات کے نیچے ایک بڑی رگ ہے اور مزاحینہ کامل اُس کو جانتے ہیں۔ اُس کا ٹنڈھ نیچے کی طرف ہے۔ اُس کو رفتہ رفتہ پھیر کر دیکھ کر کھانٹھی کی طرف لائے تاکہ آبان اور بیلان راستہ صاف ہو جائے اور دونوں طرف کے دو پلہ چکی کے پاٹوں کی طرح پھرنے لگیں اور کورہ باونان کے نیچے آئے تاکہ وہ سفل جو بول دروازے سے باقی رہ جاتا ہے نکل جائے اور باضنہ صحیح و سالم ہے مگر یہ عمل بغیر کسی کامل کے بتائے ہوئے نہ ہو سکتا ہے نہ کرنا چاہیے البتہ جب ابھی طرح اسپر حال ہو جائے تو یہ عمل کرنا شروع کرے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے مل کر ٹنڈھ میں ڈالے اور دم کشتی کرے اس سے سمدہ کی غلافیت جو مندرجہ بالا عمل کے بعد باقی رہے گی وہ بھی جل جائے گی اور آدمی پاک و صاف ہو جائے گا۔

دوسرا عمل

ٹنڈھ بند کرے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے سانس لے کر جتنا ممکن ہو جس دم کرے اور اٹھے ٹنڈھ سے یہ سہولت دم کو چھوڑتا جائے اس عمل سے کھٹ اور لقم اور صفرا اور جہولہ گے۔ کچھ حرارت بڑھ جائے گی مگر وہ کوئی نقصان نہ کرے گی۔

دوسرا عمل

سیدھے ٹنڈھ سے سانس کواہستہ آہستہ کھینچ کر جس دم کرے اور پھر آہستہ آہستہ اٹھے ٹنڈھ سے چھوڑ دے۔ اس سے تمام امراض شکم یا لوگوں۔ ریاح۔ اور نزلہ کے امراض اور زیادہ بھوک پیاس لگنا رنج ہو جائے گا۔

دوسرا عمل

سنان باد جو ایک قسم کی ہوا یا روح ہے اور حرارت غریزی جسم کے پاس وہ رہتی ہے۔ اس کو توت خیال سے اوپر کی طرف اٹھائے اور اپنی پیشانی پر نظر رکھے۔ جو کوئی آٹھ ماہ تک اس طریقہ سے واردت کرے اُس کے آئینہ دل پر غفلت کا زنگ نہ لگے گا۔ باد غلیظہ کے عدم اخراج پر اُس کو قدرت ہوگی۔ اور زیادہ سے زیادہ نوا اُس کو حاصل ہوتی ہے۔

دوسرا عمل

ایک سلامتی جہت کی بنائے یا سور کا پرے لیا جائے اور اُس کو

صاف کر کے بقدر بارہ انگلی کے لے لے اور رات کے وقت احمیل کی طرف سے نانزہ میں ڈالے اور آٹھ روز تک عورت سے قربت نہ کرے۔ حیض وقت کہ رگ سیونی میں جو انشیں کے نیچے ہے پونچھے پھر ایک ایسی سلاخی چابڑی یا جست کی بنوائی جائے جو اندر سے خالی ہو اور نگی کی صورت میں ہو اور وہ احمیل کے اندر ڈالے گا۔ ٹھیک ایسی ہونی چاہیے جیسے کہ پٹیاب کرنے کے لئے بٹھینے میں۔ احمیل میں نگی مذکور ڈال کر آہستہ آہستہ پھونکے تاکہ اسکی دراومت سے چھ ماہ بعد وہ ہواخانہ شہوت میں جو رگ چب کے متصل ہے اتر کرے اور اس میں یہ تقویت پیدا ہو جائے کہ آب منی کو انزال سے پہلے پھینچ سکے۔ مگر یہ عمل بیساکھ کنوارا یا جیت سے شروع کرنا چاہیے اور ابتدائے کشش منی سے چھ ماہ اس نسخہ تہریہ کا استعمال رکھے تخم کا ہوا ایک ماشہ وھنیا پانچ ماشہ مصری دو ماشہ ان کو خوب گھوٹ کر پی لیا کرے۔ دو سال کے بعد پانی منی اور دودھ اپنی خواہش کے مطابق نانزہ کی راہ سے پھینچ سکے گا۔ اور اگر بارہ سال تک اس عرق سے آب منی کے پھینچنے کی عادت رکھے۔ اور کیفیت غذاؤں سے بچتا رہے اور غذا میں نرم اور چرب پھیننی استعمال کرتا رہے اس قسم کی مقوی دواؤں کا استعمال رکھے۔ گیسوں کی روٹی۔ ہارک چانول۔ مونگ ماش کی دالیں گائے کا دودھ۔ گائے کا کھن۔ گائے کا گھن۔ جینس کا کھن۔ مصری اور اس قسم کی چیزوں سے اجتناب کرے۔ آؤلہ۔ سونٹھ۔ ہڑ۔ پودل۔ اورک پان۔ چوئر۔ دکنھی سپاری۔ سیوہ عمدہ عمدہ کھائے الاچھی استعمال کرتا رہے

اور دوسرے عمل مثلاً پیٹ کا صاف کرنا۔ آنکھوں کی روشنی کا عمل وغیرہ وغیرہ جو کھئے گئے ہیں۔ تو آب منی اس عمل کی دراومت سے برت کی طرح جم جائیگا اور فوراً اسکے چہرے سے ظاہر ہوگا۔ مگر سے ہونے و انت پھر نکل آئیں گے سفید بال پھر سیاہ ہو جائیں گے۔ اور تمام حالوں کی سیر کر سکے گا۔ تلوار کا جسم ہندو کی گولی اور گزراو تیر اسکے بدن پر مار کر نہ ہوں گے۔ دریا میں نہ ڈوبے گا۔ آگ کی حرارت کا اسپر اثر نہ ہوگا۔ اور غذا کھاتے رہنے اور اس عمل کو ترک نہ کرنے سے ہمیشہ اس کا چہرہ شہرے اور ٹھہریوں سے پاک رہے گا۔

دوسرا عمل

جو شخص کہ رات کے وقت سنگھاسن منی اٹھا قدم سیدھے تلوسے کے نیچے اور سیدھا قدم اٹے کے نیچے کر کے بیٹھے۔ یا اور اس طرح جیسے ہی چاہا اور پانچ سو دفع گن کر اپان باؤ کو جو حصہ مزیر میں اور قبول بعض سیر کے پاس ہے زور سے اوپر پھینچے۔ اور کچھ دیر ضبط کرے اور اس طریقہ سے دس مہینے تک کرتا رہے تو آب منی کے پھینچنے کی اس کو عادت حاصل ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد جو عملیات دوسرے ہیں وہ اسپر آسان ہو جائیں گے۔ خصوصیت سے اسکے بعد نگی والا عمل کرنا آسان ہوگا۔

دوسرا عمل

سانس ناک کے ذریعہ سے پھینچنے کی عادت ڈالے اور اسی طرح نتھنے کے ذریعہ سے باہر لائے بلکہ بہتر یہ ہے کہ سیدھے سے باہر کا سانس

اندھے جانے اور اندر سے باہر لائے تو اُسے سے چھوڑے۔ اس عمل سے کٹلی رگ جو سانپ کی صورت میں انسان کے جسم میں ہے وہ جاگ جائے گی۔ اس عمل کے کرنے والے کو چاہئے کہ جب مباشرت کرے اور ذہنی گھٹنے کے قریب ہو تو غلغلا ہو جائے اور اسے مار کر ٹیٹھ جائے۔ اپنی پیشانی کی طرف دیکھے اور سیدھی طرف سے دم کشی شروع کرے تاکہ منی بھرائی جگہ واپس چلی جائے۔ تھوڑی دیر بعد پیشاب کرنا ضروری ہے۔ پیشاب کے وقت دیرانہ کو روکے۔ کبھی کبھی تانزہ کی راہ سے دم کشی کرتا رہے اور کبھی کبھی اسی راستہ سے سانس بھی نکالتا رہے اور پھر سیدھی کر ڈٹ سوجائے اس عمل کا کرنے والا ہمیشہ جوان رہتا ہے۔

دوسرا عمل

اٹا پاؤں متحدہ کے نیچے رکھے اور سیدھی ہانگ بھیلاد سے اور دونوں گھٹنے زمین سے لگائے رہے اسوقت یہ تین عمل کرے۔

دردانہ زیریں کو آسن سے مسدود کر کے اپن کو اوپر کی طرف کھینچنے اس عمل سے بدن کی تمام آلائش فضول چل پاتی ہے۔

گردن جھکا کر ٹھوڑی گھٹے کے نیچے رکھے اور دم نخت سے اوپر کھینچنے اس عمل سے بڑھ چا ہا جاکر جوانی واپس آتی ہے۔

ٹھوڑی جھکا کر دل کے قریب لائے اور سانس کو روک روک کر چھوڑے دل اور جسم کے تمام عہدہ عہدہ مقامات کی

سیر کرے گا۔

دوسرا عمل

اُسے پاؤں کی اڑھی کو انشیں کے نیچے رکھے اور اٹلی طرف سے دم کشی کر کے آہستہ آہستہ سیدھی طرف سے سانس چھوڑتا جائے۔ کچھ دیر عمل کرے اور پھر سیدھی طرف سے سانس لے کر یا ہنگلی بائیں گھٹنے سے چھوڑے۔ اس عمل سے زندگی نہایت تمدنی کے ساتھ گزرتی ہے۔

دوسرا عمل

اُسے قدم کی اڑھی سیونی رگ پر رکھے جو انشیں کے نیچے ہے اور سیدھی پاؤں کی اڑھی است پر رکھ کر ٹیٹھے۔ اور گردن کو درست رکھے جو کوئی اس قسم کے ٹیٹھے کی عادت ڈالے گا۔ یعنی پراسکو اختیار حاصل ہوگا۔

دوسرا عمل

اُسے قدم کی اڑھی انشیں کے نیچے رکھے اور سیدھی پاؤں کو گھٹنے بائیں گھٹنے پر رکھے اور نیچے اس عمل سے ہاضمہ درست رہتا ہے۔

دوسرا عمل

اُسے قدم کی اڑھی فوطوں کے نیچے سیونی رگ پر جس کا کوئی مرتبہ ذکر ہو چکا ہے رکھ کر سیدھا پاؤں اُسے زانو پر رکھے۔ اس صورت میں اُسے ہاتھ کا انگوٹھا اور سناہ سیدھے ہاتھ کا دونوں کانوں میں دسے کر ٹیٹھے اور ایک مدت تک عمل کرتا رہے۔ اس صورت میں صفراوی اور دموی امراض پیدا نہ ہونگے۔

سیدھا پانوں اُلٹی ران پر اور اُلٹا پانوں سیدھی ران پر رکھے اور سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اُلٹے پر اور اُلٹے کی سیدھے پر رکھے پانوں کی انگلیاں اسطرح سے بکڑ کر کھینچے تو اس صورت سے بدن کی سستی اور کاہلی رفع ہوتی ہے۔ یا سیدھے سے اُلٹے ہاتھ کا انگوٹھا کپڑے اور ہاتھ کر کے پیچھے سے نکال کر لائے اور ٹھوڑی چھکا کر دل کے محاذ میں رکھے۔ اس عمل سے ہمیشہ تندرستی اور بدن کی چستی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

دوسرا عمل

سیدھا پانوں اُلٹی ران پر رکھے اور اُلٹا سیدھی ران پر اور دونوں گھٹنوں کے درمیان سے اپنا ہاتھ سیدھا اور اُلٹا نکال کر دونوں ہاتھیلیاں ملائے اور اپنی پیشانی ان پر رکھے اس عمل سے کوئی مرض یعنی یا سو داہی پیدا نہ ہوگا۔

دوسرا عمل

جائے ضرورت سے فراغت کرنے کے بعد اپنے سیدھے پانوں کا انگوٹھا کپڑے کر کھینچے اور کان تک مثل کمان کے لے جائے تمام امراض مثل بواسیر بھگند روغیر و دفع ہو جائیں گے۔

پرانایام کا بیان

مراضان مہند نے چھ چیزیں سالک کے لئے ضروری قرار دی ہیں

ایک پر تیا ہا ر اس کے معنی یہ ہیں کہ دل کو حواس ظاہری یعنی سُننے۔ چھونے۔ چکھنے۔ سو گھننے۔ دیکھنے سے باز رکھے اور ان راہوں کی طرف نہ چلنے دے۔ مثلاً بڑی بات کا مستنا ناپاک شے کا چھونا۔ ناجائز چیز کا چکھنا۔ بُری خوشبو پر بسو گھننا۔ جن باتوں کا دیکھنا بڑا ہو ان کو دیکھنا ایک طریقہ باز رکھنے کا یہ بھی مقرر کیا ہے کہ دل جس شے کی طرف رغبت کرے اُسکو اس خواہش سے نہ روکا جائے اور اتنا اُسکو اس چیز سے سیر کیا جائے کہ اُس کو پھر خود ہی نفرت ہو جائے۔ مثلاً کسی اچھے کھانے کو بھی چاہے تو اتنا کھلائے کہ اُسکو بد مضمی ہو اور تے آجائے اور پھر اُسکی رغبت نہ ہو۔ دوسری شرط دھیان یعنی اپنے خیال کا جمانا۔ تیسری پرانایام جس سے مراد سانس کار و کنا ہے چوھے دھارنا جسکے معنی ایک خاص چیز سے دل لگانا۔ پانچویں ترک یعنی وہ دلیل کہ کتب سماوی کے موافق ہو اور اُس سے یقین کا درجہ حاصل ہو۔ چھٹے سماوہ یعنی ایک کیفیت استغراقی جو سانس کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اور روح کو پاک کرنا اس طرح کہ جیسے موزیات میں کھوٹ ملا ہوتا ہے اور معدن سے نکال کر اُس کو جلا کر پاک کرتے ہیں۔ اور اُس کی کثافت جلا دیتے ہیں اسی طرح سانس کے روکنے سے حواس کی کثافت جل جاتی ہے۔

جس طرح کہ سلوک کے لئے مندرجہ بالا شرائط ہیں اسی طرح

پرانایام کے بھی ظاہری شرائط مقرر کی ہیں۔ انکا قدم عامل پرانایام

کے واسطے بہت ضروری ہے۔

اول یہ کہ شہر سے باہر ایک حجرہ بنائیں اس قسم کا کہ اس طول اور عرض اور ارتفاع آدمی کے قد کے مطابق ہو۔ سطح برابر ہونے شیب و فراز اس میں نہ ہو۔

دوسرے یہ کہ حجرہ کے باہر ایک چبوترہ عمدہ مکلف بنوایا جائے۔ جس وقت کہ اپنے مثل سے فارغ ہو کرے اس چبوترہ پر بیٹھ کر سے ہرن یا شیر کی کھال کے فرش پر نشست رکھے۔

تیسرے یہ کہ اسکے گرد اگر طرح طرح کے بیوہ دار درخت لگا دے اور طرح طرح کے پھول دار درخت لگائے۔ اور حوض یا آبار یا فوارہ چھوٹے ہوئے اسکے سامنے ہیا کرے چاروں طرف ایک چار دیواری بنوائے اور اس میں ایک خوبصورت دروازہ لگوائے۔ دروازہ کے باہر ایک کنواں بنوائے جس کا پانی نالیوں کی راہ سے حوضوں وغیرہ میں آکار ہے۔

مصنف مرآۃ الخیال لکھتا ہے کہ فرقہ جو گیاں خصوصاً کشمیر کے پہاڑوں میں پایا جاتا ہے۔ اور دہاں ایک گانوں جوگی سہی کے نام سے موسوم ہے جسے جوگیوں نے آباد کیا ہے۔ اس جگہ ایک بڑا درہ پہاڑوں میں واقع ہے۔ اس میں ایک نہایت صاف شفاف نہر جاری ہے وہیں جوگیوں نے ہر طرف سے حجرہ بنائے ہیں اور مع اپنے اہل و عیال کے وہیں رہتے ہیں۔ صرف حکمت آسکا آئین ہے۔ ہوا میں اڑتے پانی کی سطح پر چلتے اور امراض جمان کا لہر دو اور غیرہ کے علاج کرتے ہیں غرض یہ کہ اس قسم کے مکانات

مقاموں کے واسطے نہایت ضروری ہیں۔

جس نفس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک سانس کا کھینچنا اسکو پورک کہتے ہیں۔ دوسرے سانس کا روکنا اسکو کھینچنا کہتے ہیں۔ تیسرے سانس کو چھوڑنا اسکو رکچک کہتے ہیں۔ سانس کے روکنے وقت ذکر کلزہ کو حید کا کرتا رہے۔ جسے اصطلاح ہنود میں اوم جس نفس کہتے ہیں اور چھوڑنے کا یہ طریقہ ہے کہ سانس کو اندر سے کھینچ کر باہر لائے اور کبھے کہ ہوا بھوت اکاس سے پیدا ہوئی ہے۔ اور وہی اسکو محو کر دیتا ہے اور کھینچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے ایک نلکی پانی میں ڈالیں اور دوسرے سے پانی کو کھینچیں اسی طرح ہو گا کہ کھینچ کر اپنے اندر پیر کرے۔

اگر سانس کو باہر نہ چھوڑے اور نہ اندر کھینچے اور اعضا کو حرکت نہ دے۔ اور جو ہوا بند ہوئے سانس کے کھینچ پکا ہے اسکو روک کے یہی طریقہ جس نفس کا ہے۔ جو کوئی نابینا کی طرح نہ دیکھے اور بہرے کی طرح نہ سے اندر کلزی کی طرح نہیں ہو حرکت رہے۔ اس وقت اسکو معلوم ہو گا کہ اب میں نہایت آرام سے ہوں۔

اس شکل کے لئے بیٹھنے کا یہ طریقہ ہے کہ کسی اچھی جگہ جہاں کوئی خوف و ہراس اور تر و دردا منگیہ حال نہ ہو اور وہاں کسی قسم کی نجاست نہ ہو ایک برابر جگہ پر گھاس بچھا کر بیٹھے اور نہایت اطمینان سے اپنے گرد حصار کھینچنے اور سمجھے کہ اتنا جان جانتا میری ہر طرف سے نگہبان ہے۔

تکلیف نہ ہو۔ اپنا منہ شمال کی طرف رکھے اور ایک آنکھی سے ناک کا ایک
 ٹھنڈا بند کر لے اور دوسرے ٹھنڈے سے سانس لے اور پھر دوسرے کو
 بھی بند کر لے اور ذکر توحید یعنی کلمہ اوم دل میں کہتا رہے اور اتنی دیر تک
 روکے کہ اتنی مرتبہ اوم کہہ سکے۔ پھر جب صارت ہو جائے تو جقدر چاہے
 سکے اور سانس چھوڑنے کے وقت سانس کو ناز سے اوپر لے جا کر ناک
 کی راہ سے چھوڑے۔ اور ہرگز نظر اوپر نہ لے جائے نہ نیچے نہ اُدھر ادھر۔
 بیخس و حرکت رہے۔ ان پانچ چیزوں کا ہمیشہ پابند رہے۔ ایک سانس
 کا روکنا دوسرے روکنے کی مقدار۔ تیسرے سانس کے کھینچنے کی حد۔ اور
 چھوڑنے کی حد۔ چوتھے دل کو ایک طرف لگائے رکھنا۔ پانچویں جو اتنا
 کو اور پریم آتما کو ایک سمجھنا۔ جب عمل شروع کرے تو پہلے سانس کو
 استقدر روکے کہ بارہ مرتبہ اوم کہہ سکے۔ ہمیشہ ذات بچوں کا خیال رکھے۔
 غرت غصہ۔ کاہلی۔ زیادہ سونا۔ زیادہ جاگنا۔ زیادہ کھانا۔ چھوڑ دینا چاہیے۔
 جو شخص ورزش فرم کر کہ تین مہینہ تک بلا غم کرتا رہے۔ تو خود بخود اس میں
 ایک حالت پیدا ہوگی کہ اس کو جو تھے مہینے فرشتے نظر آنے لگیں گے۔
 پانچویں مہینے خود اس میں صفات ملکوتی پیدا ہو جائیں گی۔ تجھے مہینے
 اس کی دستکاری ہوگی۔ اور عین ذات میں مل جائے گا۔ ہدایات۔
 خیال مرشد کامل سے معلوم کرے۔ مشغولی کے خیال وغیرہ سب محروک
 بنانے پر منحصر ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ بہت مشکل اور زیادہ ہیں۔ لہذا جبکہ
 ان کا ذکر بیکار سمجھا گیا۔ بعض کا قول ہے کہ ابتدا میں دم کشی سیدھے تھنے

سے کرنی چاہیے۔ اتنی دیر کہ سولہ مرتبہ اوم کہہ سکے۔ دوسرے صبح
 نفس یعنی دونوں ٹھنڈے بند کر کے ۳۲ مرتبہ ریچک یعنی سانس چھوڑنا
 اتنی دیر کہ آٹھ مرتبہ اوم کہہ سکے جاری رکھے۔ رات دن میں چار مرتبہ
 یہ شغل رکھنا چاہیے۔

پہلے پورک گینمک۔ ریچک تینوں اوم کے سولہ مرتبہ دل میں کہنے
 سے شروع کرے۔ دو بارہ پورک تیس مرتبہ اوم سے۔ تیسری مرتبہ
 چوتھ دفعہ روک کرنے سے۔ اور چاہیے کہ ابتدائے شغل میں ان چیزوں
 سے بچتا رہے۔ آگ کے پاس نہ جائے صحیح دم ٹھنڈے پانی سے غسل
 نہ کرے۔ دھوپ سے بچے۔ عورت سے صحبت نہ کرے۔ قافہ نہ کرے۔
 زیادہ سوئے۔ زیادہ نہ جاگے۔

دم کھینچنے سے پہلے جان بھر بند کرے اور اسکے بعد سانس کو روکے
 تھوڑی دیر کہ گلے میں لگائے رکھے اور گلے کی کشش کرے۔

باد پران کو ضبط کرے اور ضمیر ضرورت کے کوئی بات زبان سے
 نہ نکالے کیونکہ اسی سے تمام برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور زبان کو
 تالو کے نیچے لگائے رہے۔ ہاتھ کے دونوں انگوٹھے ملا کر منہ میں
 ڈالے اور دم کشی کرے۔ کیونکہ اس سے عمدہ کی غلاطت جو اور
 اعمال کے بعد باقی رہی ہو وہ جاتی رہے گی۔ پہلے جان بھر بند کرے۔
 اور اس کے بعد سانس چھوڑے۔ اس سے گل نیلوفر کی طرح پانی
 میں تیرنے کی قدرت پیدا ہو جائے گی۔

۶۹ علم الانفاس

نصف بند کرے اور دونوں نھنوں سے دم آہستہ آہستہ کھینچے اور اپنے
 مقدمہ کے موافق سانس روکے اور اپنے اُٹے نھنے سے آہستہ آہستہ
 چھوڑے۔ اس عمل سے بہت اور لہجہ وغیرہ دور ہو جائیں گے کچھ حرارت
 بڑھے گی۔ مگر اس سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ چلتے پھرتے کھڑے بیٹھے
 ہر طرح پر عمل کیا جا سکتا ہے جھینک اور جھاسی وغیرہ کو روکتا ہے۔
 اور بان لینی وہ ہوا جو گلے میں ہے اُسکو کھینچ کر سانس کو روکے اسکی
 مرادست سے باز کر لے اور زلہ زیادہ بھوک پیاس رفع ہو جائیگی۔
 ناف کے نیچے ایک آواز بھونکے کی طرح پیدا ہوگی اس جگہ سے
 اُسے اوپر کی طرف کھینچے۔ یہ مرشد کامل سے معلوم ہوگی۔
 مشق بڑھا کر سانس کے کھینچنے اور چھوڑنے کا مشغل چھوڑ کر سانس روکے
 اپنے دل کو کثرت اشغال دنیوی سے علاحدہ کر کے اسقدر اوارحقیقت
 میں گم کرے کہ مجھ ہو جائے۔ سردی اور گرمی۔ مذمت اور تریف۔ خواب
 اور بیداری۔ خوشی اور رنج۔ ظلم اور احسان۔ بھوک اور پیاس۔ آدمی،
 اور حیوان۔ برہمن، ایش، پھتری۔ موت اور زندگی۔ ہندو مسلمان دوست
 دشمن سب اُسکے لئے یکساں ہو جائیں گے۔

چند امور جو اہل ریاضت کیلئے خصوصاً ضروری ہیں
 اول یہ کہ بقدر ضرورت ہر شخص کی حاجت روانی کرتا رہے۔ لیکن
 ہوتو مفلسوں کو مالی امداد پہنچا جائے۔

۷۰ علم الانفاس

دوسرے یہ کہ اپنی قسمت پر قانع رہے۔ بچھ اور سوئے کو کیسیاں
 تصویر کرے۔ اور دنیاوی حرص کو دل سے دور کر دے کیونکہ اس سے
 سالک حقیقت کو بڑے بڑے نقصان پہنچتے ہیں۔
 تیسرے یہ کہ کسی کے لئے بُرائی کا خواہاں نہ ہو کیونکہ زمانہ متقلب
 ہے لیکن ہے کہ نتیجہ اسکے خلاف پیدا ہو۔ ناسخ خونِ نیری نہ کرے اور
 کسی سے سختی سے کلام نہ کرے۔
 چوتھے یہ کہ اپنے آپ کو بردبار بنانے کی کوشش کرے مگر کوئی
 ترش ہو کر بات کرے تو حتی التماس سے بھی شیریں کلامی سے کام
 لے۔ اپنی معرفت اور حق شناسی کا لوگوں کے سامنے فخر یہ تذکرہ نہ
 کرنا پھرے۔ اور دنیا کے انکار اور ظمنوں کی کوئی پرواہ نہ کرے۔
 پانچویں یہ کہ حسد نہ کرے اور کبھی کسی کو دیکھ کر نہ بچلے۔
 چھٹے یہ کہ عورتوں کے نہ اوصاف سنے، نہ اُن کی صحبت رکھے نہ
 اُن کا ذکر کرے۔ نہ دیکھے۔ نہ کلام کرے۔ نہ منہ سے نہ جہان کرے یہ حتیٰ علی
 باتیں ہیں۔ چوری اور ضبط سے بچے۔ صحیح بولنے کی عادت ڈالے۔
 ساتویں یہ کہ خدا کو ہر جگہ موجود سمجھے۔ اور ہر چیز کو اسی کا نظارہ جانے۔
 غصہ اور درشتی چھوڑ دے۔ اپنے آپ کو سب سے کم جانے۔ جوارا دے
 دل میں اُن کے پورا کرنے کی کوشش کرتا رہے اور خطرہ کو ہرگز
 دل میں راہ نہ دے۔
 آٹھویں کسی سے محبت نہ کرے۔ اور ہمیشہ تجرد اور تنہائی اختیار کرے۔

نوٹیں یہ کہ اپنے مرشد کے احکام بجالانے میں مستعد رہے اور کجبان دل اس میں کوشش کرے۔ عالم ظاہر کو دروغ محض سمجھے ہر کسی سے گفتگو نہ کرے۔

دوسری تسلیم اور توکل اپنا شیوہ کرے موت سے نہ ڈرے۔

گیارہویں یہ کہ پہلے بزرگوں کے کشف و کرامات کا ہمیشہ دل سے مستعد رہے۔ ہمیشہ پاک صاف رہے۔ ہمیشہ اہل علم کی خدمات میں مصروف رہے۔ اور اپنے بھید کو نامحرموں سے بلکہ سب سے چھپائے۔ بارہویں یہ کہ ہمیشہ اتنا کھانا کھائے کہ بھوکا رہ جائے۔ تیرہویں یہ کہ ہر وقت زبان اور دل سے خالق حقیقی کی یاد رکھے۔

جسم کی ہواؤں کا بیان

حکمائے ہند نے ہوا جو جسم میں ہے اس کی چودہ سی قسمیں لکھی ہیں مگر ہم چند کا بیان کرتے ہیں جن سے اکثر علم کے سیکھنے والوں کو کام پڑتا ہے۔

بیان۔ یہ ایک ہوا ہے جو تمام جسم میں ساری ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ ضرورت کے وقت تمام اعضا کی مدد کرتی ہے اور انکو جنبش دیتی ہے۔ متعدد کی راہ سے اوپر چڑھتی ہے۔

اووان۔ یہ گگے میں رہتی ہے اور سانس کو زور دینے لگاتی ہے۔

پہرمان۔ اس کا دل کے روبرو مقام ہے اور منہ سے گفتگو اسی

کے ذریعہ سے کی جاتی ہے اور ذات سے اُم الذماغ تک پہنچتی ہے اور تیز ہوا کی طرح ہے حرارت غریزی اسی کے ذریعہ سے روشن رہتی ہے اور اپنی جگہ سے چھبیس انگل اخراج کرتی ہے اسکے بعد پھر واپس آتی ہے اور چار انگل منقطع ہو جاتی ہے اور عمر کو کم کرتی ہے۔

ایان۔ یہ پاخانہ کے مقام میں رہتی ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ کثیف غذا کو جسم سے باہر نکال دیتی ہے۔

کورم۔ یہ پلکوں میں رہتی ہے اور پلکیں اسی کے ذریعہ سے ہوتی ہیں۔ **کرکل**۔ دونوں بھوؤں کے درمیان میں رہتی ہے چھینک اسی کے ذریعہ سے آتی ہے۔

سمان۔ حرارت غریزی کے متصل رہتی ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ غذا کو ظاہر سے باطن کی طرف جذب کرتی ہے۔

دیووت۔ یہ تالو میں رہتی ہے۔ یہیں آب حیات کا چشمہ بنا گیا ہے۔ اور چھینک اسی کے سبب سے آتی ہے۔

دسٹجے۔ تمام بدن میں ساری رہتی ہے اور مرنے کے بعد جسم اسی سے بھوتا ہے۔

تاگ۔ یہ قدموں میں رہتی ہے اور حرکت اسی سے ہوتی ہے۔ پران باوکارنگ یا قوتی بیان کیا گیا ہے۔ ایان باو جس کے

متعلق بعضوں نے بیان کیا ہے کہ یہ پران باو میں رہتی ہے ہر ہوا کی طرح رنگ ہے اور سمان باو جو ایان کے درمیان رہتی ہے اس کا

حکاکے کے دو دھکی طرح رنگ ہے اور اوان مید و سماں باد میں رہتی ہے
صندلی رنگ کی ہے۔ اور بیان باد کا رنگ آگ کے شعلے کی طرح ہے
مقعد سے منہ کے سینہ یا ابتدا سے گلوتک کہ بقدر آتیس انگل کا فاصلہ ہے
پران باد انھیں کے درمیان ہے جو آتا اسی میں ہے۔ کیونکہ اسی جو آتا
کو پران یا نفس کہتے ہیں۔ جو آتا اس کو حرکت دیتی ہے۔ اکیس ہزار
اور پھر سو مرتبہ پران باد کو حرکت ہوتی ہے۔ اور اسی قدر حرکت
آپان باد اور اسی قدر اُدان اور سماں باد اور بیان باد کو ہوتی
ہے۔ اور دوسری ہواؤں کی حرکتیں جو ان ہواؤں کی وجہ سے
دوسرے اعضا میں متحرک ہوتی ہیں ان کو ملا کر ایک لاکھ تیرہ ہزار
ایک سو اسی مرتبہ ان ہواؤں کو جسم میں ایک شبانہ روز میں حرکت
ہوتی ہے۔

شگون کا بیان

اگر سورج غروب ہونے کے بعد یارات کے پہلے پہر میں کابالت
تندرستی چھینک آئے تو حکمائے ہند کے نزدیک یہ سفر دراز پر وال
ہے۔ اگر مغرب کے وقت آئے تو بہت بُری ہے۔ اگر شمال مشرق
کے سفر کے وقت آئے تو کسی درست کو نقصان پہونچے۔ مشرق
کی طرف ناندہ ہند ہے۔
اگر کوئی شخص کسی جگہ کا سفر کرتا ہو اور جاتے وقت گائے کو

دیکھئے کہ اپنے بچہ کو دو دھ پلا رہی ہے۔ یا کوئی لڑکی نابالغ یا کوئی
شوہر دار عورت زرق برق عمدہ لباس پہنے اور لڑکھو کا گود میں لئے یا
کوئی پنہاری سامنے آئے یا کسی باجگی آواز سے۔ یا دہری یا کوئی
دھپکائے ہوئے۔ یا چاندنی مونگا۔ مونی۔ اور مردار میرا اور کینہ۔ ہاتھی
بغیر فیلیپان اور گھوڑا زین کشیدہ۔ کنول کا پھول اور کوئی دو پٹھاسر پر
سہرا لگائے۔ یا گاتا ہوا۔ یا طبلہ بجاتا ہو کوئی آدمی لئے یا کوئی تہن
تشقہ چھیچھے ہوئے سامنے آئے۔ یا کپڑا اُٹھلا ہو سامنے آئے تو
بہت اچھا ہے۔

چلتے وقت اگر کوئی صبا و کال لاکل اور سے ہوئے نظر آئے یا کوئی
جوگی یا قلندر گناہ گار۔ بڑھئی تیشہ یا اوزار لئے دکھائی دے اور
پیسر یا نمک۔ کپاس اور ٹھٹھا اور سوکھی گھاس۔ خالی گھڑا کوئی شخص
تے کرنا دکھائی دے تو یہ شگون برے ہے۔

اگر کوئی گھوڑا اپنے سیدھے شم سے زمین کھوڑتا ہو یا اپنا سیدھا
ہاتھ کھچتا ہو اسے تو بہتر ہے۔ اور اگر لٹا ہاتھ کھچتا یا اُسے پانوں سے
زمین کھوڑتا ہو اسے تو بُرا ہے۔

اگر مسافر کے سیدھی طرف گھوڑا ہنٹنٹاے یا اپنے سیدھے حصہ
جسم کو اپنے منہ سے کھچتا ہو یا پانوں سے تو یہ نہایت بہتر شگون ہے۔
اگر ہرن کالا لٹھی طرف سے آئے اور سیدھی طرف کو چلا جائے
تو بہتر شگون ہے ورنہ بُرا ہے۔ اگر سیاہ ہرن اپنے شم زمین پر مارتا ہو

دکھائی دے تو عمدہ ہے۔ اسی طرح اگر پیشاب کرتا یا پھینکتا نظر آئے تو بہت بہتر ہے اسکے برعکس مڑا۔

گر بجلا سیدھے پائوں پر کھڑا ہو اور اٹھا پائوں اٹھائے لے تو دولت و اقبال کی دلیل ہے۔

اگر بجلا اڑ کر سر پر سے گزر جائے تو یہ اس بات کا نشان ہے کہ کسی خوبصورت عورت سے صحبت ہوگی۔

اگر کسی سے ڈر کر اڑتا ہوا بجلا مسافر کو دکھائی دے تو بُرا ہے۔

بیل اگر سیدھی طرف اڑتی دکھائی دے تو بہتر ہے اور الٹی طرف بُری ہے۔ بلکہ اسکو موت کی نشانی سمجھنا چاہئے۔

اگر پشت کی طرف بولتا ہوا معلوم ہو تو دشمن پر خیرحالی کی دلیل ہے۔ اور الٹی طرف اور سامنے اور سیدھی طرف خصوصیت۔ لڑائی اور

بیہود خوف کی دلیل ہے۔ اگر گھوڑا بہت مرتبہ آواز دے تو یہ دشمن کے غالب ہونے کی علامت ہے۔ اگر علی الاتصال کسی شخص کے مکان پر

آٹھ روڑ تک آئے ہوں تو صاحب خانہ کے موت کی نشانی ہے اور وہ گھر ویران ہونے والا ہے۔

طوطا اگر سیدھی طرف بولے تو بہت اچھا ہے۔ الٹی طرف خوف و ہراس کی علامت ہے۔ اور اگر سامنے بولے تو قید ہونے کی نشانی

ہے۔ اگر کسی ٹھنٹ پر بیٹھا آواز کرتا دکھائی دے تو موت کی قریب

بجھنی چاہئے

شمیری اگر سیدھی طرف بولے تو اچھی نشانی ہے۔ اور بائیں طرف بھونٹ کی علامت ہے اور کسی شخص سے خصوصیت کا پیش خیمہ ہے۔

جل گڑھی اگر بائیں میں آواز دیتی دکھائی دے تو اچھی ہے بائیں سے باہر آواز دے تو بُری ہے۔

چند کی آوازوں کے پہلے شمال دشرق کی طرف سے آئے تو آگ لگانے کا خوف ہے۔ یا کسی کام سے ناامید ہونے اور محنت برباد جانے کا کھٹکا

ہے۔ کوئی اسکی غیبت کرے گا۔ جنگ اور خصوصیت ہوگی۔ خیرانی ہوگی۔ حاکم کی بیوی کے مرنے کا خوف ہے۔ ملک کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ اگر

مغرب اور شمال سے آواز آئے تو مرگ مخافات کا ڈر ہے۔ لڑکی پیدا ہونے کی نشانی ہے۔ دوسرے کسی خبر کے آنے کا خیال ہے۔ اگر مشرق

سے آواز آئے تو راہ میں خطرہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ پہلا پھر ہو۔ یا کسی بُرے آدمی کے مرنے کا خوف ہے۔ یا کسی اڑ کر جسمانی پونجے کا اندیشہ ہے۔

مغرب کی طرف سے پہلے پھر میں آواز آئے تو راہ میں آسیب کا کھٹکا ہے۔ یا کسی خوشی کا خیال ہے۔ اقبال مندی کی دلیل ہے۔ دشمن کے مرنے

کی نشانی ہے۔ مشرق اور جنوب کی طرف پہلے پھر میں بیوی کے مرنے کی دلیل ہے۔ یا کسی خوشی کے سننے کی نشانی ہے۔ اگر جنوب سے

آواز آئے تو اچھی خبر تھے گا۔ یا کہیں سے کسی خصوصیت کی خبر آئے گی۔ یا خوف و ہراس ہوگا۔ یا موت کی نشانی ہے۔ اگر پہلے پھر میں دن کو

جنوب و مغرب سے آواز آئے تو حصول زر ہوگا یا لگ گئے گی۔ یا کوئی

علم الانفاس
 حاکم لوٹ مار کرے گا۔ رات کے پہلے پہر میں اگر شمال و مشرق سے آواز
 آئے تو کوئی چیز گم ہو جائے گی۔ یا وہاں کا حاکم مرجا جائیگا۔ یا کوئی مہمان
 آئے گا۔ یا کوئی خوف ناگہانی پیدا ہوگا۔ اگر شمال سے رات کے پہلے
 پہر میں آواز آئے تو کوئی چیز گم ہوگی۔ یا تجارت میں کوئی نفع ہوگا یا
 کوئی ساتھی مرجائے گا۔ یا ماں مرجائے گی۔ اگر مغرب اور شمال سے
 آواز آئے تو بیوی کی موت کی نشانی ہے۔ یا کوئی عمدہ خبر سے گا یا خاندان
 میں سے کوئی مرجائے گا۔ اگر مغرب سے حسب مندرجہ بالا وقت میں
 آواز آئے تو بارش ہوگی۔ یا حاکم مرجائے گا۔ یا کسی محبوب سے ملاقات
 ہوگی۔ یا حاکم کو کوئی اور بڑا درجہ ملے گا۔ مشرق اور جنوب سے آواز آئے تو
 ماں باپ کو کوئی آزار پہنچے گا۔ یا لڑکا پیدا ہوگا۔ یا کوئی چار یا پھر مرگیا
 خاندان میں کوئی اترا ہوا ہو جائیگا۔ یا سفر ہوگا۔ یا سفر سے واپسی ہوگی۔

<https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>

شگون کا عام قاعدہ

اگر شبہ کے دن جب کہ سفر کے لئے گھر سے نکلے اور پہلے کوئی مرد جو
 یا مویشی رنگ سیاہ سامنے آئے تو بہتر ہے۔ عورت یا پر نور مرد اور راسخ
 آئے یا سُرخ رنگ دکھائی دے تو بُرا ہے۔
 کیشنبہ کے دن کوئی بچہ یا سبز ترکاری یا سُرخ رنگ دکھائی دے
 تو بُرا ہے۔

دو شبہ کو سفر کے وقت گھر سے نکلکر اگر مرد ضعیف۔ یا کچھرا یا کاغذ

یا رنگ سفید نظر آئے تو بہتر ہے۔ بڑھیا۔ یا مشرت الارض میں سے کوئی کیر یا
 نیلا رنگ نظر آئے تو بُرا ہے۔

منگل کے دن کوئی مرد نوجوان یا پرند سیاہ یا بھنورا یا بھورا رنگ نظر آئے
 تو بہتر ہے۔ یا کتھ لڑکی یا کتا۔ یا مندر یا زرد رنگ دکھائی دے تو نحس ہے۔

بدھ کو اگر کوئی عالم یا لکھنے پڑھنے کا سامان یا خاکی رنگ دکھائی دے
 تو سعد ہے۔ اور کوئی جاہل عورت۔ یا پرند وحشی یا کالا رنگ سامنے آئے
 تو نحس ہے۔

جمعرات کو کوئی مرد ثقہ سن رسیدہ یا چوپایہ۔ یا زرد رنگ نظر آئے
 تو بہتر ہے۔ عورت نوجوان یا پرند یا اودار رنگ بُرا ہے۔

جمعہ کو تابانغ خوبصورت لڑکی یا لوجا نور چمکیلا رنگ اچھا ہے۔ آوارہ
 لڑکا کوئی موزی جانور خاکی رنگ بُرا سمجھنا چاہیے۔



الحمد للہ کہ یہ کتاب اور زاد رسالہ علم الانفاس جس میں عجیب و غریب امور اور روز
 سانسوں (علم سرور سے) کے بیان ہوئے ہیں بار اول طبع نامی نشی تو لکھنؤ
 لکھنؤ میں باہر پرینٹ شدہ عبارتہم کی مسری اس سٹیٹہ سیر شدہ نشی طبع و شائع ہوا
 امید کرتا ہوں ملاحظہ فرما کر فائدہ اٹھائیں گے۔

<https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>

www.iqbalkalmati.blogspot.com